

وَمَا لِي لَأَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٣﴾  
 ءَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدُنَ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِي عَنِّي  
 شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ﴿٢٤﴾ إِنْ أَرَادْتُ أَنْ أُقَاتِلَ  
 الْأَعْدَاءَ بَرًّا يَكْفُرُونَ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ لِيَبْتَغِي  
 يُعَلِّمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا عَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَا  
 أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿٢٨﴾  
 إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خُمُودٌ ﴿٢٩﴾ يُحَسِّرُونَ عَلَى  
 الْعِبَادَةِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا  
 كَمَا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِنْ  
 كُلُّ لَمَامٍ جَمِيعٍ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ  
 أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَبَلًا  
 مِّنْ نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ  
 ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ  
 الْأَرْضَ وَاجَّعَلْنَا فِيهَا مَنَابِتَ الْأَرْضِ وَمَنْ أَنْفُسِهِمْ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾  
 وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ سَلَخُ مِنْهُ النَّهَارُ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾

﴿23﴾ اس نصیحت کرنے والے آدمی نے کہا: مجھے اس اللہ کی عبادت کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جس نے مجھے پیدا کیا؟ اور تمہیں اس رب کی عبادت کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور جزا کے لیے تمہیں اٹھا کر اسی اکیلے کی طرف لوٹایا جائے گا؟ ﴿23﴾ کیا میں اپنے پیدا کرنے والے اس اللہ کو چھوڑ کر ناحق ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر رحمان مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان معبودوں کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے۔ وہ تو میرے نفع و نقصان کے مالک ہیں نہ وہ مجھے اس نقصان سے بچانے کی طاقت رکھتے ہیں جو کفر کی حالت میں مرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ مجھے پہنچانے کا ارادہ کرے۔ ﴿24﴾ بلاشبہ اگر میں نے انہیں اللہ کے سوا معبود بنا لیا تو یقیناً میں نے واضح غلطی کی کہ میں نے اس کی عبادت کی جو عبادت کے لائق نہیں اور اس کی عبادت چھوڑ دی جو اس کا حقدار ہے۔ ﴿25﴾ اے میری قوم! میں اپنے اور تم سب کے رب پر ایمان لایا ہوں، لہذا میری سنو، تم جو مجھے قتل کی دھمکیاں دیتے ہو، مجھے ان کی کوئی پروا نہیں۔ آخر کار اس کی قوم نے اسے قتل کر ہی دیا تو اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ ﴿26﴾، ﴿27﴾ اس کی شہادت کے بعد اس کی عزت بڑھانے کے لیے اس سے کہا گیا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جب وہ اس میں داخل ہوا اور اس کی نعمتوں کا نظارہ کیا تو یوں خواہش کی: کاش! میری قوم، جس نے مجھے جھٹلایا اور قتل کیا، یہ جان لے کہ میرے رب نے میرے گناہ بخش دیے اور مجھے عزت و اکرام سے نوازا ہے، تاکہ وہ لوگ بھی میری طرح ایمان لے آئیں اور میرے جیسی جزا انہیں بھی ملے۔ ﴿28﴾ اس کی قوم جس نے اسے جھٹلایا اور قتل کر دیا، اسے ہلاک کرنے کے لیے ہمیں آسمان سے فرشتوں کا لشکر اتارنے کی ضرورت پیش آئی نہ ہم امتوں پر ان کی ہلاکت کے وقت فرشتے نازل کرنے والے ہیں، بلکہ ان کا معاملہ ہمارے لیے اس سے کہیں زیادہ آسان تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ انہیں ایک زور دار آسمانی چٹخ کے ساتھ ہلاک کر دیں، نہ کہ عذاب کے فرشتے نازل کر کے۔ ﴿29﴾ سو اس کی قوم کی ہلاکت کی داستان یہی ہے کہ وہ ایک زور کی چٹخ تھی جسے ہم نے ان پر مسلط کیا تو وہ سارے مر گئے۔ کوئی ایک

بھی ان میں سے باقی نہ رہا۔ ان کی مثال اس آگ کی طرح ہے جو بھڑک رہی ہو اور پھر بجھ جائے تو اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ ﴿30﴾ ہائے جھٹلانے والے بندوں کا پچھتاوا اور حسرت جس کا اظہار روز قیامت وہ عذاب دیکھ کر کریں گے، یہ اس لیے کہ دنیا میں جب بھی ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول آیا، انہوں نے اس کا مذاق اڑایا اور اس سے استہزاء کیا، اس لیے انجام کار اللہ کے حق میں انہوں نے جو کوتاہی کی، اس پر روز قیامت انہیں پچھتاوا ہوگا۔ ﴿31﴾ کیا رسولوں کو جھٹلانے اور ان کا مذاق اڑانے والوں نے اپنے سے پہلے آنے والی قوموں سے عبرت حاصل نہیں کی؟ یقیناً وہ مر گئے اور دنیا کی طرف دوبارہ کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے بلکہ جو اعمال انہوں نے آگے بھیجے تھے، ان کی طرف چلے گئے اور اللہ جلد انہیں ان اعمال کی جزا دے گا۔ ﴿32﴾ ساری امتیں بغیر کسی استثناء (چھوٹ) کے روز قیامت دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد ہمارے پاس حاضر ہوں گی تاکہ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں۔ ﴿33﴾ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والوں کے لیے اس اٹھانے جانے کے حق ہونے کی ایک نشانی یہ خشک اور نمجر زمین ہے جس پر ہم نے آسمان سے بارش نازل کی، پھر اس میں کئی طرح کی نباتات اگائیں اور ہم نے اس میں مختلف طرح کا غلہ نکالا تاکہ لوگ اسے کھائیں۔ پس جس نے بارش نازل کر کے اس زمین کو زندہ کیا اور اس سے نباتات نکالیں، وہ مردوں کو زندہ کرنے اور دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔ ﴿34﴾ ہم نے اس زمین میں، جس پر ہم نے بارش نازل کی، بھجوروں اور گوروں کے باغات پیدا کر دیے اور ان میں ہم نے پانی کے چشمے جاری کر دیے جو انہیں سیراب کرتے ہیں۔ ﴿35﴾ تاکہ لوگ ان باغات کے پھل کھائیں جو اللہ تعالیٰ نے بطور انعام انہیں دیے جبکہ اس میں ان کی کوشش کا کوئی عمل دخل نہیں۔ کیا وہ اکیلے اللہ کی عبادت کر کے اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے؟ ﴿36﴾ اللہ پاک اور بلند ہے جس نے مختلف قسم کی نباتات اور درخت پیدا کیے اور پھر خود انسانوں میں مذکورہ منٹ پیدا کر کے جوڑے بنائے اور خشکی و سمندر وغیرہ میں اللہ کی دیگر کئی مخلوقات ہیں جنہیں لوگ نہیں جانتے۔ ﴿37﴾ لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی توحید کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہم دن کے ختم کرنے اور رات کے لانے کے لیے جب دن کو اس سے کھینچ لیتے ہیں تو روشنی کو بھی ختم کر دیتے ہیں اور دن کے ختم ہونے کے بعد تاریکی لے آتے ہیں تو لوگ یکا یک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

**خواتین:** مخلوق جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتی ہے تو اس کی نظر میں کس قدر بے قیمت ہو جاتی ہے اور جب اس کی اطاعت کرتی ہے تو اس کے ہاں کس قدر معزز ہو جاتی ہے۔ ﴿38﴾ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے کے دلائل میں نمجر زمین کو سبز و شاداب نباتات کے ساتھ زندہ کرنا اور اس سے غلہ نکالنا بھی شامل ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝۳۶ وَالْقَمَرَ  
 قَدَّ رُنَّهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝۳۷ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي  
 لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ  
 يَسْبَحُونَ ۝۳۸ وَأَيَّةٌ لَهُمْ أَنَّا حَصَلْنَا دَرِيَّتَهُمْ فِي الْفُلِكِ الْمَشْحُونِ ۝۳۹  
 وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۝۴۰ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيحَ  
 لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقذُونَ ۝۴۱ الْأَرْحَمَ مَنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝۴۲ وَإِذَا  
 قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝۴۳ وَمَا  
 تَأْتِيهِمْ مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝۴۴ وَإِذَا  
 قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا  
 أَنْطَعِمُ مَنْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ أَطْعَمَهُ قَاتِنًا أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝۴۵  
 وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝۴۶ مَا يَنْظُرُونَ  
 إِلَّا الصَّيْحَةَ وَوَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝۴۷ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ  
 تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝۴۸ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَاذَاهُم  
 مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝۴۹ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا  
 مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝۵۰

۳۸ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی نشانی یہ سورج بھی ہے جو مقرر راستے پر چل رہا ہے جس کی منزل اللہ ہی جانتا ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھتا۔ یہ اندازہ، اس غالب ذات کا ٹھہرایا ہوا ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ ایسا علم والا ہے کہ اس کی مخلوقات کا کوئی بھی معاملہ اس سے چھپا نہیں۔ ۳۹ ان کے لیے اللہ پاک کی توحید کی نشانی یہ چاند بھی ہے جس کی ہر رات کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔ وہ ابتدا میں چھوٹا ہوتا ہے، پھر بڑھتا ہے اور پھر چھوٹا ہونے لگتا ہے حتیٰ کہ وہ باریکی، بھکاؤ، زردی اور پرانا ہونے میں کھجور کی پرانی اور بوسیدہ ٹیڑھی ہٹی کی طرح ہو جاتا ہے۔ ۴۰ سورج، چاند اور دن رات کی نشانیاں اللہ کی تقدیر سے ملے ہوئی ہیں۔ جو ان کا اندازہ ٹھہرایا گیا ہے، وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ سورج کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ چاند کو جا پکڑے، اس طرح کہ اس کا مدار تبدیل ہو جائے یا اس کی روشنی جاتی رہے اور نہ رات کی مجال ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے اور اس کا وقت پورا ہونے سے پہلے اس پر داخل ہو جائے۔ مسخر کی گئی یہ تمام مخلوقات اور ان کے علاوہ دیگر سیارے اور ستارے، ان سب کے اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور نگرانی سے مخصوص مدار ہیں (جن میں وہ گردش کرتے ہیں)۔ ۴۱ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اپنے بندوں پر اس کے احسانات کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام کے زمانے میں آنے والے طوفان سے نجات پانے والی اولاد آدم کو اس کشتی میں سوار کیا جو اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات سے بھری ہوئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے ہر جنس کا جوڑا جوڑا سوار کیا۔ ۴۲ ان کے لیے اللہ کی توحید اور اپنے بندوں پر اس کے انعامات کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کے لیے نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی اور سواریاں پیدا کیں۔ ۴۳ اگر ہم انہیں غرق کرنا چاہتے تو غرق کر دیتے اور اگر ہم انہیں غرق کرنا چاہتے تو کوئی فریاد راس ان کی فریاد سننے والا نہ ہوتا اور جب وہ ہمارے حکم اور فیصلے سے ڈوبتے تو کوئی انہیں بچانے والا بھی نہ ہوتا۔ ۴۴ مگر ہم نے انہیں غرق ہونے سے بچا کر ان پر رحم کیا اور انہیں دوبارہ موعج دیا تاکہ وہ معین مدت تک فائدہ اٹھالیں جس سے وہ تجاؤز نہیں کر سکتے۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ شاید وہ عبرت حاصل کریں اور ایمان لے آئیں۔ ۴۵ جب ایمان سے منہ موڑنے والے

ان مشرکوں سے کہا گیا کہ تم آخرت کے جس معاملے اور سختیوں کی طرف جانے والے ہو، ان سے ڈر جاؤ اور اس پیٹھ پھیر کر جانے والی دنیا سے ہوشیار ہو جاؤ یہ امید کرتے ہوئے کہ اللہ تم پر اپنی رحمت کے ساتھ احسان کرے تو انھوں نے اس بات کو نہ مانا اور اس کی پروا نہ کرتے ہوئے اس سے منہ پھیر لیا۔ ۴۶ ان سرکش مشرکوں کے پاس اللہ کی توحید اور اسی ایک کے عبادت کا حق دار ہونے پر دلالت کرنے والی آیتیں جب بھی آتی ہیں تو وہ انہیں غیر معتبر سمجھ کر ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ۴۷ جب ان سرکشوں اور دشمنی رکھنے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو اموال دیے ہیں، ان سے فقراء اور مساکین کی مدد کرو تو وہ انکار کرتے اور ایمان والوں کے بارے میں ہرزہ مرائی کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں: کیا ہم انہیں کھلائیں کہ جنہیں اگر اللہ کھلانا چاہتا تو ضرور خود کھلا دیتا؟ لہذا ہم اللہ کی مشیت و مرضی کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ اے ایمان والو! تم واضح غلطی پر اور حق سے بہت دور ہو۔ ۴۸ جو کافر مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے منکر ہیں اور اس کی تکذیب کرتے ہوئے اسے محال سمجھتے ہیں، وہ کہتے ہیں: اے مومنو! اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا تو یہ اٹھانا تکب ہوگا؟ ۴۹ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے اور اسے محال سمجھنے والے بس اس پہلی چھوٹک کا انتظار کر رہے ہیں جب صور میں پھونکی جائے گی اور یہ چیخ ان پر اچانک آجائے گی جبکہ وہ اپنے دنیاوی کاموں خرید و فروخت، بھتی باڑی اور جانور چرانے میں مصروف ہوں گے۔ ۵۰ جب یہ چیخ ان پر اچانک آجائے گی تو یہ ایک دوسرے کو وصیت کر سکیں گے نہ اپنے گھروں اور اہل و عیال کے پاس لوٹنے کی طاقت رکھیں گے بلکہ اپنے کاموں میں مشغول وہیں مرجائیں گے۔ ۵۱ صور میں دوسری بار قبروں سے اٹھانے کے لیے پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اپنی قبروں سے نکل کر حساب کتاب اور جزا کے لیے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔ ۵۲ دوبارہ اٹھنے کے منکر یہ کافر ندامت سے کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھایا؟ تو ان کے سوال کا جواب دیا جائے گا: یہی ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا، بلاشبہ اس نے واقع ہو کر رہنا تھا اور اس بارے میں رسولوں نے اپنے رب کی طرف سے جو کچھ پہنچایا تھا، اس میں وہ سچے تھے۔

**نوائد:** توحید کے دلائل میں سے زمین و آسمان میں مخلوقات پیدا کرنا اور انہیں ایک اندازے کے مطابق چلانا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی تربیت کا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس نے ان کے سامنے اپنی آیات اور نشانیاں رکھ دی ہیں جن سے وہ دلیل پکڑ سکتے ہیں کہ ان کے دین دنیا کا نفع کس میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دیا اور انہیں یہ طاقت دی کہ وہ اللہ کے حکم پر عمل کریں اور اس کے معیے کے ہونے کا مومنوں سے باز رہیں، پھر جب وہ اسے چھوڑ دیں جس کے کرنے کا ان کو حکم دیا گیا تو یہ ان کے اپنے اختیار اور مرضی سے ہوگا۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّ اِحْدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَدَيْهَا مُخْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾  
 فَاَلْيَوْمَ لَا تَنْظُمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّ لَا تُحْزِرُوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنْ  
 اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِى شُغُلٍ فَاِكْهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِى ظِلٍّ  
 عَلٰى الْاَرَآئِكِ مُتَكِيُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَا يَدْعُوْنَ ﴿٥٧﴾  
 سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَاَمْتَاذُ الْيَوْمِ اِيْهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾  
 اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِي اٰدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوْا الشَّيْطٰنَ ۗ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ  
 مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَاِنْ اَعْبَدُوْنِىْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَاَلْقَدْ اَضَلَّ  
 مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اِلَّا مَن تَوَكَّلٰنَا وَاَتَعَقَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي  
 كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ  
 نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَّنُكَلِّمُنَا اَيْدِيَهُمْ وَّنَشْهَدُ اَرْجُلَهُمْ بِمَا كَانُوْا  
 يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَاَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنَّى  
 يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَاَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا  
 مُضِيًّا وَّ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَاَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا  
 يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَاَعْلَمْنَاهُ الشَّعْرَ وَاَيُّنَّبَعِيْ لَهُ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْآنٌ  
 مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلٰى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

دَفْنِ الْمَرْكَبِ

4  
17  
3

444

جو نبی دوسری دفعہ صورتوں میں پھونکا جائے گا، اس کے ساتھ ہی قبروں سے اٹھنے کا معاملہ پیش آجائے گا تو تمام مخلوقات قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے ہمارے سامنے حاضر ہو جائیں گی۔ ﴿٥٣﴾ اس دن فیصلہ عدل و انصاف کے ساتھ ہوگا۔ اے بندو! تمہاری برائیوں میں اضافہ کر کے یا نیکیوں میں کمی کر کے تم پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ تمہیں بس ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو تم دنیا کی زندگی میں کرتے رہے ہو۔ ﴿٥٤﴾ قیامت کے دن جنت والے جب دائمی نعمتوں اور بہت بڑی کامیابی کا مشاہدہ کریں گے تو وہ ان میں اس قدر کھوئے ہوئے اور خوش ہوں گے کہ انہیں دوسروں کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہ ہوگی۔ ﴿٥٥﴾ وہ اور ان کی بیویاں جنت کے گھنے سایوں میں مسہرہ لہو پر تکیہ لگائے نعمتوں سے لطف اٹھا رہے ہوں گے۔ ﴿٥٦﴾ ان کے لیے اس جنت میں انگور، انجیر اور انار وغیرہ مختلف قسموں کے عمدہ پھل ہوں گے اور سکون و راحت اور قسم قسم کی ہر وہ نعمت انہیں ملے گی جو وہ مانگیں گے، گویا ان کی ہر مراد پوری ہوگی۔ ﴿٥٧﴾ اور ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر وہ سلام ہوگا جو ان کے مہربان رب کی طرف سے انہیں کہا جائے گا۔ جب وہ انہیں سلام کرے گا تو انہیں ہر حوالے سے سلامتی حاصل ہو جائے گی اور انہیں وہ تحفہ ملے گا جس سے بڑا کوئی تحفہ نہیں۔ ﴿٥٨﴾ قیامت کے دن مشرکوں سے کہا جائے گا: مومنوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہ ان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ہوں کیونکہ تمہاری جزا ان کی جزا سے اور تمہاری صفات ان کی صفات سے بالکل الگ اور مختلف ہیں۔ ﴿٥٩﴾ اے آدم کی اولاد! کیا میں نے اپنے رسولوں کی زبانی تمہیں تاکید نہیں کی تھی اور حکم نہیں دیا تھا کہ طرح طرح کے گناہ اور کفر کے شیطان کی اطاعت نہ کرنا۔ بلاشبہ شیطاں تمہارا ایسا دشمن ہے جس کی دشمنی بالکل واضح ہے۔ عقل مند سے یہ امید کیسے کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے ایسے دشمن کی بات مانے جس کی دشمنی اس کے لیے بالکل واضح ہو؟ ﴿٦٠﴾ اور اے بنی آدم! میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ مجھ اکیلے کی عبادت کرنا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اس لیے کہ مجھ اکیلے کی عبادت اور اطاعت ہی وہ سیدھی راہ ہے جو میری رضا اور جنت میں داخلے کا باعث ہے لیکن میں نے تمہیں جو تاکیدی اور جس بات کا حکم

دیا، تم نے اسے نہیں مانا۔ ﴿٦١﴾ یقیناً شیطاں نے تم میں سے بہت ساری مخلوق کو گمراہ کر دیا۔ کیا تمہاری عقلیں نہیں تھیں جو تمہیں اپنے رب کی اطاعت اور اس اکیلے پاک رب کی عبادت کا حکم دیتیں اور تمہیں اس شیطاں کی اطاعت سے روکتیں جو تمہارا حکم کھلا دشمن ہے؟ ﴿٦٢﴾ یہی وہ جہنم ہے جس کا تمہارے کفر کرنے پر تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا اور وہ تم سے اوجھل تھی مگر آج تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ ﴿٦٣﴾ آج اس میں داخل ہو جاؤ اور دنیا کی زندگی میں اللہ کے ساتھ جو کفر کرتے تھے، اس کے سبب اس کی گری برداشت کرو۔ ﴿٦٤﴾ آج ہم ان کے مومنوں پر مہریں لگا دیں گے تو وہ گونگے ہو جائیں گے۔ جو کفر اور نافرمانیاں وہ کرتے رہے، اس کے انکار کی بات نہیں کر سکیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے کہ انہوں نے دنیا میں کیا عمل کیے اور ان کے پاؤں ان گناہوں کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اور جن کی طرف وہ چل کر جاتے تھے۔ ﴿٦٥﴾ اگر ہم ان کی آنکھیں بے نور کرنا چاہتے تو انہیں بے نور کر دیتے، پھر وہ دیکھ نہ سکتے، تب یہ ایک دوسرے سے بڑھ کر راستہ تلاش کرنے کو دوڑتے کہ اسے عبور کر کے جنت میں چلے جائیں۔ پس یہ بعید ہے کہ وہ عبور کر لیں جبکہ ان کی آنکھیں بے نور ہوں۔ ﴿٦٦﴾ اگر ہم ان کی شکل و صورت بگاڑنا چاہتے اور انہیں ان کے قدموں پر بٹھانا چاہتے تو ضرور ہم ان کی صورتیں بگاڑ دیتے اور انہیں ان کے قدموں پر بٹھادیتے اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ سکتے، آگے جانے کی طاقت رکھتے اور نہ پیچھے لوٹ سکتے۔ ﴿٦٧﴾ لوگوں میں سے جس کی عمر لمبی کر کے ہم اس کی زندگی میں ڈھیل دیں تو اسے کمزوری کے مرحلے کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ کیا وہ اپنی عقلوں سے نہیں سوچتے اور یہ سمجھ نہیں رکھتے کہ دنیا کا گھر باقی اور ہمیشہ رہنے والا نہیں اور باقی رہنے والا گھر آخرت ہی کا گھر ہے۔ ﴿٦٨﴾ ہم نے محمد ﷺ کو شکر نہیں سکھائے اور نہ یہ آپ کی شان کے لائق ہیں کیونکہ نہ آپ کی طبیعت اور مزاج شاعرانہ ہے اور نہ آپ کی فطرت کا یہ تقاضا ہے، کہ تمہارے اس دعوے کو صحیح کہا جائے کہ آپ شاعر ہیں۔ ہم نے جو کچھ انہیں سکھایا ہے، وہ تو صرف فصیح اور واضح قرآن ہے غور و فکر کرنے والے کے لیے۔ ﴿٦٩﴾ تاکہ وہ اسے ڈرائیں جو زندہ دل اور روشن بصیرت والا ہے، وہی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور تاکہ کافروں پر عذاب ثابت ہو جائے، کیونکہ نزول قرآن اور اس کی دعوت ان تک پہنچنے کی وجہ سے ان پر رحمت قائم ہو چکی ہے اور ان کو کوئی عذر باقی نہیں رہا جسے وہ پیش کر سکیں۔

**نوائد:** ﴿٧٠﴾ قیامت کے دن اہل ایمان اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جو مظاہرہ دیکھیں گے، وہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔ ﴿٧١﴾ اہل جنت کو ہر اس چیز کے ساتھ خوش کیا جائے گا جو ان کے دل چاہیں گے، آنکھیں جسے دیکھ کر لذت محسوس کریں گی اور خواہش مند جس کی خواہش کریں گے۔ ﴿٧٢﴾ صاحب دل وہ ہے جو قرآن سے تزکیہ پائے اور پاکیزگی حاصل کرے اور اس سے علم عمل کے موتی زیادہ سے زیادہ اکٹھے کرے۔

أَوْلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مَا عَمِلَتْ أَيْدِيُنَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٤١﴾

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٤٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

وَمَشَارِبٌ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٤٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَهَةً لَعَلَّهُمْ

يُبْصِرُونَ ﴿٤٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُخَضَّرُونَ ﴿٤٥﴾ فَلَا

يُغْنِيكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٤٦﴾ أَوْلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ

أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٤٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَ

نَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٤٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي

أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٤٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ

الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقَدُونَ ﴿٥٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلَىٰ وَهُوَ

الْخَلِقُ الْعَلِيمُ ﴿٥١﴾ إِنَّمَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥٢﴾

فَسُبْحٰنَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٣﴾

وَرَوَى الصَّفِّتِ صَفًّا ۚ فَالزُّجْرَتِ زَجْرًا ۚ فَالتَّلْبِيتِ ذِكْرًا ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَالصَّفِّتِ صَفًّا ۚ فَالزُّجْرَتِ زَجْرًا ۚ فَالتَّلْبِيتِ ذِكْرًا ۚ

﴿٧١﴾ کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان کے لیے چوپایے پیدا کیے اور وہ ان چوپایوں کے معاملات کے مالک ہیں۔ وہ اپنی مصلحت کے مطابق ان میں تصرف کرتے ہیں۔ ﴿٧٢﴾ ہم نے انھیں ان کے تابع کر دیا ہے اور ان کے فرمانبردار بنایا ہے، چنانچہ وہ بعض کی بیٹھ پر سوار ہوتے اور ان پر اپنے بوجھ لاتے ہیں اور بعض کا وہ گوشت کھاتے ہیں۔ ﴿٧٣﴾ ان کے لیے ان جانوروں پر سوار ہونے اور ان کا گوشت کھانے کے علاوہ بھی ان میں فوائد ہیں، جیسے ان کی اون، پشم، بالوں اور قیمت سے فائدہ اٹھانا، نیز وہ ان سے گھر کا سامان اور لباس بناتے ہیں اور ان کو ان جانوروں سے مشروب ملتا ہے کہ وہ ان کا دودھ پیتے ہیں۔ کیا پھر بھی وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے جس نے انھیں مذکورہ بالا اور دیگر کئی نعمتیں دے کر ان پر احسان کیا؟ ﴿٧٤﴾ اور مشرکوں نے اللہ کے سوا اوروں کو اپنا معبود بنالیا جن کی وہ اس امید پر عبادت کرتے ہیں کہ وہ ان کی مدد کریں گے اور انھیں اللہ کے عذاب سے بچائیں گے۔ ﴿٧٥﴾ یہ معبود جو انھوں نے بنا رکھے ہیں، یہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اور ان کے بت سب عذاب میں حاضر کیے جائیں گے جہاں وہ ایک دوسرے سے براءت کا اظہار کریں گے۔ ﴿٧٦﴾ لہذا اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان کی یہ بات غمگین نہ کرے کہ آپ رسول نہیں یا آپ شاعر ہیں اور ان کے علاوہ ان کے دیگر بہتان بھی۔ بلاشبہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کیا چھپاتے ہیں اور کیا ظاہر کرتے ہیں۔ ہم سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ ہم انھیں ضرور اس کی جزا دیں گے۔ ﴿٧٧﴾ کیا مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر انسان نے یہ فوراً نہیں کیا کہ ہم نے اسے مادہ منو سے پیدا کیا، پھر وہ مختلف مرحلوں سے گزر کر پیدا ہوا اور اس نے پرورش پائی، پھر وہ بہت زیادہ جگڑا لوہا بن بٹھا۔ کیا اس نے یہ سب کچھ نہیں دیکھا کہ وہ اس سے دوبارہ اٹھائے جانے کے ممکن ہونے کی دلیل پلٹتا؟ ﴿٧٨﴾ یہ کافر غافل ہو گیا اور اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا جب اس نے گلی سڑی ہڈیوں سے دوبارہ اٹھائے جانے کے ناممکن ہونے کی دلیل پیش کرتے ہوئے کہا: انھیں کون لوٹائے گا؟ اور اس سے اپنی پیدائش اچھل رہی جو عدم (نہ ہونے) سے ہوئی تھی۔ ﴿٧٩﴾ اے محمد (ﷺ)! اسے جواب دیتے ہوئے کہیں: ان گلی سڑی ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا، چنانچہ جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا، اس کے لیے نہیں دوبارہ زندگی بخشنا کوئی مشکل نہیں اور اللہ تعالیٰ ہر طرح کی پیدائش کو خوب جانتے والا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ ﴿٨٠﴾ اے لوگو! وہ ذات جس نے تمہارے لیے سرسبز اور تروتازہ درخت سے آگ پیدا کر دی جسے تم اس سے حاصل کرتے ہو اور یکا یک اس سے آگ ساگ لیتے ہو۔ سو جس نے دو متضاد چیزوں، سرسبز درخت کے پانی کی رطوبت اور اس میں بھڑکتی آگ، کو جمع کر دیا، وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ ﴿٨١﴾ کیا بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو ان کے اس قدر بڑے ہونے کے باوجود پیدا کیا، وہ مردوں کے مرنے کے بعد انھیں دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ کیوں نہیں، بلاشبہ وہ یقیناً اس کی قدرت رکھتا ہے اور وہی اصل پیدا کرنے والا ہے جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ وہ ان کا خوب علم رکھتا ہے، چنانچہ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ ﴿٨٢﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ اور شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو وجود بخشنا چاہے تو اس سے کہہ دیتا ہے: ہو جا، تو وہ وجود میں آجاتی ہے جس کا وہ ارادہ کرے۔ زندگی، موت اور پھر دوبارہ اٹھایا جانا وغیرہ اس کے اسی ارادے کے تحت ہے۔ ﴿٨٣﴾ اس لیے اللہ تعالیٰ اس بے بسی اور عجز سے پاک اور بری ہے جسے مشرک اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہی ہے جس کی تمام چیزوں پر بادشاہی ہے۔ وہ ان میں جیسے چاہے تصرف کرتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ہر چیز کی چابیاں ہیں اور آخرت میں تم اسی کیلئے کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔

سورۃ صافات مکی ہے۔ **سورت کے بعض مقاصد:** اللہ تعالیٰ کی ان نقائص اور عیبوں سے پاکیزگی بیان کرنا جن کی مشرک اللہ کی طرف نسبت کرتے ہیں اور فرشتوں اور جنوں کے بارے میں ان کے خیالات کی تردید کرنا۔ **تفسیر:** ﴿١﴾ میں ان فرشتوں کی قسم کھاتا ہوں جو اپنی عبادت میں سسبہ پلائی ہوئی دیواری کی طرح صف بناتے ہیں۔ ﴿٢﴾ میں قسم کھاتا ہوں ان فرشتوں کی جو بادلوں کو ڈالنے اور انھیں اس طرف ہانک لے جاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ انھیں برسانا چاہتا ہے۔ ﴿٣﴾ میں قسم کھاتا ہوں ان فرشتوں کی جو اللہ کے کلام کی تلاوت کرتے ہیں۔

**خوائد:** ﴿٤﴾ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس نے جانوروں کو ان کے ماتحت کر دیا ہے اور ان کے مختلف فائدوں کے لیے انھیں ان کا پابند کر دیا ہے۔ ﴿٥﴾ قیامت کا دن آنے کی وافر عقلی دلیلیں اور مشرکوں کے ان سے منہ پھیرنے کا بیان۔ ﴿٦﴾ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کہ اس کا علم تمام حالات میں ہر وقت اس کی تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور وہ اسے جانتا ہے جو زمین فوت ہونے والوں کے جسموں سے کم کرتی اور جو باقی رکھتی ہے اور وہ غیب اور حاضر کو بھی جانتا ہے۔

إِنَّ إِلَهُكُمْ لَوَاحِدٌ ۚ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ  
 الْمَشَارِقِ ۚ إِنْ تَارَيْتَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا زِينَةً ۖ الْكَوَاكِبُ ۗ وَحِفْظًا  
 مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ تَارِدٍ ۚ لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَا الْأَعْلَىٰ وَيَقْدِرُونَ  
 مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۚ دُحُورًا ۚ لَهُمْ عَذَابٌ وَأَصْبٌ ۚ إِلَّا مَنْ خُفِيَ  
 الْخُطْفَةُ فَاتَّبَعَهُ ۚ شَهَابٌ ثاقِبٌ ۚ فَاسْتَفْتِهِمْ ۚ أَمْ أَشَدُّ خَلْقًا ۚ أَمْ  
 مَنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۚ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ  
 وَإِذْ ذُكِّرُوا بِالْآيِدِ كُرُورًا ۚ وَإِذْ أَرَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخَرُونَ ۚ وَقَالُوا لَنْ  
 هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۚ إِذْ آمَنَّا وَكُنَّا ثَرَابًا وَعِظَامًا ۚ إِنَّا لَبَعُوثُونَ  
 أَوَّابًا وَأَنَا الْأَوَّلُونَ ۚ قُلْ نَعَم وَأَنْتُمْ دُحُورُونَ ۚ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ  
 وَاحِدَةٌ ۚ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۚ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ ۚ هَذَا  
 يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۚ أَحْسَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا  
 وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۚ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَى  
 صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۚ وَقَفُّهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۚ مَا لَكُمْ لَا تَتَّصِرُونَ ۚ بَلْ  
 هُمْ أَيَوْمٌ مُسْتَسْلِمُونَ ۚ وَأَقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۚ  
 قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۚ قَالُوا بَلْ لَكُمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۚ

۴ اے لوگو! بلاشبہ تمہارا معبود برحق ایک ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہے اللہ۔ ۵ جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور ان دونوں میں جو کچھ ہے، اس کا رب ہے اور سارا سال سورج کے طلوع اور غروب ہونے کی مختلف جگہوں کا رب ہے۔ ۶ بلاشبہ ہم نے زمین کے قریب ترین آسمان کو خوبصورت زینت کے ساتھ حسن بخشا ہے اور وہ ہے ستاروں کی زینت جو دیکھنے میں چمکتے ہوئے موتی معلوم ہوتے ہیں۔ ۷ ہم نے آسمان دنیا کو ان ستاروں (شہابیوں) کے ذریعے سے ہر سرکش اور نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا ہے جسے ان کے ساتھ مارا جاتا ہے۔ ۸ یہ شیاطین آسمان میں موجود فرشتوں کی وہ گفتگو سننے کی طاقت نہیں رکھتے جو ان کا رب اپنی شریعت اور تقدیر کے حوالے سے ان کی طرف وحی کرتا ہے اور وہ اس بارے میں آپس میں بات کرتے ہیں۔ ان شیاطین پر ہر طرف سے شعلے نکالتے شہابیے پڑتے ہیں۔ ۹ انہیں دھنکرنے کے لیے اور اس لیے کہ وہ ان کے سننے سے دور رہیں۔ ان کے لیے آخرت میں نہ ختم ہونے والا دائمی اور دردناک عذاب ہے۔ ۱۰ مگر شیطانوں میں سے جو کوئی ایک آدھی بات اچک لے، اور اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس پر فرشتے آپس میں گفتگو کر رہے ہوتے ہیں اور وہ ان کے مابین گردش کر رہا ہوتا ہے اور اس کا علم ابھی زمین والوں کو نہیں ہوتا تو اس کا پیچھا ایک چمکتا ہوا شہابیہ کرتا ہے جو اسے جلا دیتا ہے اور بعض اوقات وہ شیطان شہابیہ پڑنے سے پہلے یہ کلمہ اپنے کسی بھائی کو پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے جو کافروں اور مجوسوں کو پناہ دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔ ۱۱ اے محمد (ﷺ)! دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر کافروں سے پوچھیں: کیا وہ ہمارے پیدا کیے ہوئے آسمانوں، زمین اور فرشتوں سے بھی تخلیق کے اعتبار سے زیادہ سخت، جسمانی طور پر زیادہ طاقتور اور اعضاء کے اعتبار سے زیادہ بڑے ہیں؟ بلاشبہ ہم نے انہیں لیس دارمٹی سے پیدا کیا ہے۔ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کیسے کرتے ہیں جبکہ وہ نہایت کمزور مخلوق، یعنی لیس دارمٹی سے پیدا ہوئے ہیں؟ ۱۲ بلکہ اے محمد (ﷺ)! آپ کو اللہ کی قدرت اور اس کے مخلوق کے معاملات کی تدبیر کرنے پر حیرانی ہے اور دوسری طرف آپ مشرکوں کے دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرنے پر حیران ہو رہے ہیں۔ یہ مشرک دوبارہ جی اٹھنے کو اس زور و شور سے جھٹلاتے ہیں کہ آپ اس کے بارے میں جو کہتے ہیں، وہ اس کا مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ ۱۳ جب ان مشرکوں کو کوئی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ دل کی سختی کی وجہ سے نصیحت حاصل کرتے ہیں نہ اس نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ۱۴ جب وہ نبی (ﷺ) کی نشانیوں میں سے

کسی نشانی کا مشاہدہ کرتے ہیں جو آپ کی سچائی کی دلیل ہو تو وہ اس کا نہایت بھونڈے طریقے سے مذاق اڑاتے اور اس پر حیرانی ظاہر کرتے ہیں۔ ۱۵ انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) یہ جو کچھ بھی لائے ہیں، کھلم کھلا جادو کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ۱۶ پھر جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور گلی سڑی ریزہ ریزہ ہڈیاں ہو جائیں گے، کیا اس کے بعد میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟ ایسا تو یقیناً محال اور ناممکن ہے۔ ۱۷ کیا ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا جوفوت ہو گئے، انہیں بھی اٹھایا جائے گا؟ ۱۸ اے محمد (ﷺ)! انہیں جواب دیتے ہوئے کہیں: ہاں، تمہیں مٹی اور گلی سڑی ہڈیاں ہو جانے کے بعد اٹھایا جائے گا اور تمہارے پہلے باپ دادا کو بھی۔ تم سب کو اٹھایا جائے گا جبکہ تم ذلیل و رسوا بھی ہو گے۔ ۱۹ وہ تو بس صورتوں میں ایک ہی بار چھوٹا جائے گا (یہ دوسری چھوٹک ہوگی) تو یکا یک وہ سارے قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھ رہے ہوں گے۔ وہ انتظار کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ ۲۰ دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے مشرک کہیں گے: ہمارے ہماری بربادی ایسا تو بدلے کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان اعمال کی جزا دے گا جو انہوں نے دنیا کی زندگی میں کر کے آگے بھیجے۔ ۲۱ تب ان سے کہا جائے گا: یہ بندوں کے درمیان فیصلے کا وہ دن ہے جس کا تم دنیا میں انکار کرتے اور اسے جھٹلایا کرتے تھے۔ ۲۲، ۲۳ اس دن فرشتوں سے کہا جائے گا: مشرکوں کو جمع کرو جنہوں نے شرک کر کے ظلم کیا اور شرک کرنے اور جھٹلانے میں جو ان کے ہمراہی تھے، انہیں بھی اکٹھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن بتوں کی یہ عبادت کرتے تھے، انہیں بھی حاضر کرو، پھر انہیں آگ کی راہ کی پیمانہ کراؤ اور اس کی طرف ان کی راہنمائی کر کے انہیں اس کی طرف ہانک کر لے جاؤ۔ بلاشبہ وہی ان کے لوٹنے کی جگہ ہے۔ ۲۴ انہیں آگ میں داخل کرنے سے پہلے حساب کتاب کی لیے روک لو، ان سے ابھی پوچھ چکے ہو، پھر اس کے بعد انہیں آگ کی طرف ہانکنا۔ ۲۵ ان کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: تمہیں کیا ہے تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے جسے دنیا میں تم ایک دوسرے کے حمایتی تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ تمہارے بت تمہاری مدد کریں گے؟ ۲۶ بلکہ اُس دن وہ اللہ کے حکم کے سامنے ذلیل ہو کر فرما رہے ہوں گے: اور اپنی بے بسی اور لاچارگی کی وجہ سے ایک دوسرے کی مدد نہیں کر سکیں گے۔ ۲۷ اور وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگیں گے اور آپس میں جھگڑیں گے مگر اس وقت ملامت کرنا اور جھگڑنا انہیں فائدہ نہیں دے گا۔ ۲۸ بیرونی کرنے والے ان سے کہیں گے جن کی بیروی کی گئی: اے ہمارے بڑا تم ہی دین اور حق کے علمبردار بن کر ہمارے پاس آتے تھے اور اللہ کے ساتھ کفر و شرک اور گناہ کرنے کو ہمارے لیے پرکشش بناتے تھے اور اللہ کی طرف سے رسول جوق لے کر آئے تھے، ہمیں اس سے نفرت دلاتے تھے۔ ۲۹ جن کی بیروی کی گئی تھی، وہ اپنے پیروکاروں سے کہیں گے: معاملہ ایسے نہیں جیسے تم خیال کرتے ہو بلکہ تم کفر پر تھے اور ماننے والے نہ تھے بلکہ تم ہی منکر۔

**فوائد:** آسمان دنیا کو بعض فوائد کے لیے ستاروں سے سجایا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ فوائد یہ ہیں: زیب و زینت کا حصول اور سرکش شیطان سے بچاؤ۔ صراط کا اثبات اور اس سے مراد وہ پل ہے جو جہنم کے اوپر پھیلا یا گیا ہے جسے اہل جنت عبور کر جائیں گے اور دوزخی لڑھکڑا کر دوزخ میں گر جائیں گے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا  
 قَوْلُ رَبِّنَا اِنَّآ لَذٰلِكَ اَبْقٰوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَعُوْذُبِكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاِنَّهُمْ  
 يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كُنَّا لَكَ نٰفِعًا بِالْمَجْرِيْنَ ﴿٣٤﴾  
 اِنَّكُمْ كَاُنُوْا اِذْ اَقِيْلَ لَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ  
 اِنَّا لَتٰرِكُوْا الْهَيْتٰنِ الشَّاعِرِمْجُوْنَ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَقَ  
 الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذٰلِكَ اَبْقٰوْا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تَجَزَوْنَ اِلَّا مَا  
 كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ  
 مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهٌ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَدَّتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ  
 مُّتَقَابِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكٰوِسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بِيْضًا لَّدُنَّ  
 لِلشَّرِيْبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ ۗ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ  
 الْاَطْرَفِ عِيْنٍ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مُّكْنُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ  
 يَّتَسَاءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قٰبِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَقُوْلُ  
 ءَا اِنَّكَ لِمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَا اِذْ اٰمَنَّا وَكُنَّا تُرٰبًا وَعِظَامًا  
 ءَا اِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاَطَّلَعَ  
 فَرَاهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَ لَتُرْدِيْنَ ﴿٥٦﴾

447

مومن بندے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے چن لیا ہے اور انہوں نے خالص اس کی عبادت کی، وہ اس عذاب سے نجات پائیں گے۔ ﴿٣١﴾ انھی مخلص بندوں کے لیے رزق ہے جو اللہ تعالیٰ انہیں عطا کرے گا جس کا عمدہ، پاکیزہ اور دائمی ہونا معلوم ہے۔ ﴿٣٢﴾ اس روزی میں انہیں کھانے کے لیے من پسند پھلوں کا نہایت عمدہ رزق دیا جائے گا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ ان کے درجے بلند کرے اور انہیں اللہ کریم کے چہرہ مبارک کا دیدار نصیب کرے ان کی عزت افزائی ہوگی۔ ﴿٣٣﴾ یہ سب کچھ انہیں ایسی جنتوں میں ملے گا جس کی نعمتیں دائمی، پائدار اور کبھی نہ ختم ہونے والی ہیں۔ ﴿٣٤﴾ وہ آسنے سانسے تختوں پر ٹیک لگائے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے۔ ﴿٣٥﴾ شراب کے جاموں کا دوران پر چل رہا ہوگا جو شفاف ہونے میں جاری پانی کی طرح ہوگی۔ ﴿٣٦﴾ اس کا رنگ سفید ہوگا۔ پینے والا اسے پی کر پوری طرح لذت محسوس کرے گا۔ ﴿٣٧﴾ وہ دنیاوی شراب کی طرح نہیں ہوگی۔ اس میں نہ ایسا نشہ ہوگا کہ عقل جاتی رہے اور نہ پینے والے کو سرد درد ہوگا۔ پینے والے کا جسم اور اس کی عقل محفوظ ہوں گے۔ ﴿٣٨﴾ جنت میں ان کے پاس پاک دامن بیویاں ہوں گی جن کی نگاہیں اپنے خاندانوں کے سوا کسی کی طرف نہیں اٹھیں گی۔ وہ خوبصورت لگا ہوں والی ہوں گی۔ ﴿٣٩﴾ ان کے رنگ زردی مائل سفید ہوں گے جیسے پرندے کا چھپایا ہوا انڈہ ہونے کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ ﴿٤٠﴾ پھر جنت والے اپنے ماضی اور دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ ﴿٤١﴾ ان مومنوں میں سے ایک کہے گا: میرا دنیا میں ایک ساتھی تھا جو دوبارہ اٹھائے جانے کا مکر تھا۔ ﴿٤٢﴾ وہ انکار اور ٹھٹھا مذاق کرتے ہوئے مجھ سے کہتا تھا: اے دوست! کیا تم بھی مردوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ ﴿٤٣﴾ کیا جب ہم مر جائیں گے، پھر مٹی اور بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ہمیں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو ہم دنیا میں کرتے ہیں؟ ﴿٤٤﴾ وہ مومن دوست اپنے جنتی ساتھیوں سے کہے گا: تم بھی میرے ساتھ جھانک کر دیکھو گے تاکہ ہم اس دوست کا انجام دیکھ لیں جو دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتا تھا؟ ﴿٤٥﴾ تو وہ جھانکتے ہی اپنے اس ساتھی کو دوزخ کے درمیان میں دیکھے گا۔ ﴿٤٦﴾ وہ کہے گا: اے ساتھی! اللہ کی قسم! بہت قریب تھا کہ کفر کی دعوت دے کر اور دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار پر مائل کر کے تو مجھے بھی دوزخ میں داخل کر کے برباد کر دیتا۔

**نوائد:** ﴿٣٠﴾ کافروں کے عذاب کا سبب ان کے برے عمل ہوں گے اور وہ ہیں شرک اور نافرمانیاں۔ ﴿٣١﴾ اہل جنت کو جو نعمتیں ملیں گی، ان میں سے ایک نعمت ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھنا اور آسنے سانسے برابر جہان ہونا ہوگی اور یہ کمال کا سرور اور خوشی ہوگی۔

﴿٣٠﴾ اے بیروی کرنے والو! ہم نے تم پر کوئی زبردستی تو نہیں کی تھی یا ہمارا زور تو تم پر نہیں چلتا تھا کہ تمہیں کفر و شرک اور گناہ کرنے پر مجبور کرتے بلکہ تم خود ہی کفر و گمراہی کی تمام حدیں پار کرنے والے تھے۔ ﴿٣١﴾ چنانچہ اب تو ہم اور تم سب پر اللہ کے اس فرمان میں بیان کی گئی سزا ثابت ہو چکی ہے جو شیطان کو سنائی گئی تھی کہ ﴿لَا مَلٰٓئِکَٔةَ ..... اٰجَعِيْنَ﴾ ”میں ضرور دوزخ کو تجھ سے اور تیری بیروی کرنے والوں سب سے بھروں گا۔“ (ص 85:38) اس لیے اب ہر صورت میں ہمیں عذاب پکھنا ہے جس سے ہمارے رب نے ہمیں دھمکایا تھا۔ ﴿٣٢﴾ سو ہم نے تمہیں گمراہی اور کفر کی طرف بلا لیا تھا جبکہ ہم خود بھی راہ ہدایت سے بھٹکے ہوئے تھے۔ ﴿٣٣﴾ بلاشبہ بیروی کرنے والے اور جن کی بیروی کی گئی، قیامت کے دن سب عذاب میں شریک ہوں گے۔ ﴿٣٤﴾ بلاشبہ جس طرح ہم نے ان کے ساتھ کیا کہ انہیں عذاب کا مزہ چکھایا، ان کے علاوہ مجرموں کے ساتھ بھی ہم ایسا ہی کریں گے۔ ﴿٣٥﴾ بلاشبہ ان مشرکوں کو جب دنیا میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے تقاضوں پر عمل کرنے اور اس کی مخالفت چھوڑنے کا کہا جاتا تو وہ حق سے تکبر کرتے ہوئے اور خود کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے اسے قبول کرنے اور ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ ﴿٣٦﴾ اور اپنے کفر کا جواز پیش کرتے ہوئے کہتے تھے: کیا ہم ایک شاعر اور دیوانے کی خاطر اپنے معبودوں کی عبادت چھوڑ دیں؟ شاعر اور دیوانے سے ان کی مراد رسول اکرم ﷺ تھے۔ ﴿٣٧﴾ یقیناً انہوں نے بہت بڑا جھوٹ اور بہتان گھڑا۔ رسول اکرم ﷺ دیوانے تھے نہ شاعر بلکہ آپ وہ قرآن لائے جو اللہ کی توحید اور اس کے رسول کی بیروی کی دعوت دینے والا ہے۔ آپ نے توحید اور آخرت کے حوالے سے اس کی تصدیق کی جو آپ سے پہلے اللہ کی طرف سے رسول لائے تھے اور اس میں ان کی ذرا مخالفت نہیں کی۔ ﴿٣٨﴾ اے مشرک! تم اپنے کفر کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے یقیناً قیامت کے دن دردناک عذاب ضرور چکھو گے۔ ﴿٣٩﴾ اور اے مشرک! تمہیں صرف ان اعمال کی سزا ملے گی جو دنیا میں تم اللہ کے ساتھ کفر اور گناہوں کی صورت میں کرتے تھے۔ ﴿٤٠﴾ مگر اللہ کے

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٤﴾ أَفَبِمَا نَحْنُ  
بِمَيِّتِينَ ﴿٥٥﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَدِّينَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ  
هَذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ لِمَثَلِ هَذَا أَفَلْيَعْمَلِ الْعِبْلُونَ ﴿٥٨﴾ أَذَلِكَ  
خَيْرٌ لَّنَا أَمْ شَجَرَةُ الرَّقُومِ ﴿٥٩﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ﴿٦٠﴾  
إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦١﴾ طَلَعَهَا كَأَنَّه رُؤُوسُ  
الشَّيْطَانِ ﴿٦٢﴾ فَإِنَّهُمْ لَا يَكُونُونَ مِنْهَا فَمَا لَكُونُ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٣﴾  
ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى  
الْجَحِيمِ ﴿٦٥﴾ إِنَّهُمْ أَفْوَاءُ أَبَاءُ هُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٦﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَرِهِمْ  
يَهْرَعُونَ ﴿٦٧﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأُولِينَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ  
أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنذِرِينَ ﴿٦٩﴾ فَأَنْظَرُوكَ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ  
الْمُنذِرِينَ ﴿٧٠﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا  
فَلْيَعْمَلِ الْمُجِيبُونَ ﴿٧٢﴾ وَبِحَبْنِهِ وَأَهْلِهِ مِنَ الْكُرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٣﴾  
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿٧٥﴾  
سَلَّمَ عَلَىٰ نُوْحٍ فِي الْعُلَمِينَ ﴿٧٦﴾ إِنَّكَ لَكُلِّبْتَ بِعِزِّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٧﴾  
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ ثُمَّ أَخْرَقْنَا الْآخِرِينَ ﴿٧٩﴾

448

﴿٥٧﴾ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ایمان کی ہدایت اور توفیق دے کر مجھ پر احسان نہ کرتا تو یقیناً میں بھی تیری طرح عذاب میں حاضر کیے جانے والوں میں ہوتا۔ جب وہ اپنے دوزخی ساتھی کے ساتھ بات ختم کر کے فارغ ہوگا تو وہ جنتی دوستوں کو مخاطب کر کے کہے گا: ﴿٥٨﴾ ہم جنتی لوگ اب کبھی مرنے والے نہیں۔ ﴿٥٩﴾ سوئے اس پہلی موت کے جو ہمیں دنیا کی زندگی میں آچکی، بلکہ ہم ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہوگا جیسے کافروں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ﴿٦٠﴾ بلاشبہ ہمارے رب نے ہمیں جو یہ بدلہ دیا ہے کہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل کیا اور آگ سے سلامتی بخشی، تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے جس کے برابر اور کوئی کامیابی نہیں۔ ﴿٦١﴾ اسی طرح کی عظیم جزا اور بدلے کے لیے عمل کرنے والوں پر واجب ہے کہ عمل کریں، بلاشبہ یہی تجارت نفع بخش ہے۔ ﴿٦٢﴾ کیا مذکورہ بالا نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کے لیے تیار کی ہیں جنہیں اس نے اپنی اطاعت کے لیے خاص کر لیا ہے، عزت و احترام کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور افضل ہیں یا زقوم (تھوہر) کا وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے جو کافروں کا ایسا کھانا ہوگا کہ نہ غذا نیت فرماہم کرے گا اور نہ جھوک مٹائے گا؟ ﴿٦٣﴾ بلاشبہ ہم نے اس درخت کو آزمائش بنایا ہے جس کے ساتھ نافروران فرمائیاں کر کے ظلم کرنے والوں کو آزمائش میں ڈالا گیا، کہ انھوں نے کہا: آگ تو درخت کو کھا جاتی ہے، لہذا اس میں درخت اگنا ممکن نہیں۔ ﴿٦٤﴾ بلاشبہ زقوم کا درخت اگنے کی جگہ کے اعتبار سے خبیث ہے کیونکہ یہ ایسا درخت ہے جو جہنم کی گہرائی میں اگتا ہے۔ ﴿٦٥﴾ اس سے نکلنے والے پھل نہایت بدمناسبت ہوتے ہیں جیسے شیطانوں کے سر ہوں۔ ظاہری طور پر بد شکل ہونا، باطن کے خبیث ہونے کی دلیل ہے، مطلب یہ ہے کہ اس کے پھل بھی نہایت بد مزہ ہیں۔ ﴿٦٦﴾ بلاشبہ کافراں کا کڑوا اور بد مزہ پھل ضرور کھائیں گے اور اس سے اپنے خالی پیٹ بھریں گے۔ ﴿٦٧﴾ پھر اس کے کھانے کے بعد ان کے لیے نہایت بد ذائقہ کھولتا ہوا گرم مشروب ہوگا۔ ﴿٦٨﴾ پھر اس کے بعد انھیں جہنم کے عذاب کی طرف لوٹنا ہوگا، چنانچہ وہ ایک عذاب سے دوسرے عذاب میں منتقل ہو جائیں گے۔ ﴿٦٩﴾ بلاشبہ ان کافروں نے اپنے باپ دادا کو ہدایت کی راہ سے بھٹکے ہوئے پایا اور ان کی تقلید میں بغیر کسی دلیل کے نئی کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ ﴿٧٠﴾ چنانچہ وہ گہرائی میں اپنے آباء و اجداد

کے نقش قدم پر دوڑتے رہے۔ ﴿٧١﴾ یقیناً ان سے پہلے والوں کی اکثریت گمراہ ہو چکی، لہذا اے رسول! آپ کی قوم امتوں میں سے پہلی گمراہ ہونے والی قوم نہیں۔ ﴿٧٢﴾ یقیناً ہم نے ان پہلی امتوں میں کسی نبی رسول بھیجے جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے مگر انھوں نے نفرت کیا۔ ﴿٧٣﴾ سو اے رسول! آپ دیکھیں کہ ان قوموں کا کیا انجام ہوا جنہیں ان کے رسولوں نے ڈرایا مگر انھوں نے ان کی بات نہ مانی۔ آخر کار وہ آگ میں داخل ہوئے جس میں اپنے کفر کرنے اور اپنے رسولوں کو جھٹلانے کے سبب ہمیشہ رہیں گے۔ ﴿٧٤﴾ سو اے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ایمان لانے کے لیے خالص کر لیا، بلاشبہ وہ اس عذاب سے نجات پانے والے ہیں جو ان جھٹلانے والے کافروں کا انجام ہے۔ ﴿٧٥﴾ یقیناً ہمیں ہمارے نبی نوح علیہ السلام نے اس وقت پکارا جب انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں کے خلاف دعا کی جنھوں نے انھیں جھٹلایا تھا۔ ہم کیسے اچھے دعا قبول کرنے والے ہیں۔ یقیناً ہم نے ان کے خلاف ان (نوح علیہ السلام) کی دعا فوراً قبول کر لی۔ ﴿٧٦﴾ یقیناً ہم نے انھیں، ان کے اہل بیت کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو ان کی قوم کی تکلیفوں اور اس عظیم طوفان میں غرق ہونے سے بچالیا جو ان کی قوم کے کافروں پر بھیجا گیا تھا۔ ﴿٧٧﴾ ہم نے صرف ان کے اہل و عیال اور مومن بیروکاروں، ہی کو نجات دی اور ان کے علاوہ ان کی قوم کے کافروں کو غرق کر دیا۔ ﴿٧٨﴾ اور ہم نے آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر بانی رکھا جس کی بنا پر لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ ﴿٧٩﴾ نوح علیہ السلام اس بات سے محفوظ و سلامت ہیں کہ آنے والی قوموں میں کوئی انھیں برے لفظوں سے یاد کرے بلکہ ان کی تعریف اور ذکر خیر ضرور بانی رہے گا اور لوگ انھیں اچھے لفظوں سے یاد کریں گے۔ ﴿٨٠﴾ بلاشبہ اسی طرح کا بدلہ جو ہم نے نوح علیہ السلام کو دیا، ہم ان لوگوں کو بھی دیتے ہیں جو اللہ کی عبادت اور اطاعت کر کے نیکی کرنے والے ہوں۔ ﴿٨١﴾ بلاشبہ نوح علیہ السلام اللہ کی اطاعت میں عمل کرنے والے ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ ﴿٨٢﴾ پھر باقیوں کو ہم نے اس طوفان میں غرق کر دیا جو ہم نے ان پر بھیجا اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچا۔

**نوٹ:** جنت کی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے اور اس جیسی عطا اور فضیلت کے حصول کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنے چاہئیں۔ ﴿٨٣﴾ بلاشبہ دوزخوں کا کھانا زقوم ہے جس کا پھل نہایت کڑوا، ذائقہ نہایت کسلا اور بو نہایت ناگوار ہے جسے نگھنا بہت مشکل اور کھانا باعث تکلیف ہے۔ ﴿٨٤﴾ نوح علیہ السلام نے قوم کی ہلاکت کی جو دعا کی، اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کیا ہی خوب مومنوں کی امیدوں کا مرکز اور ان کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ ﴿٨٥﴾ نوح علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے چند نمونے: نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو نجات دینا، ان کی اولاد کو انسانیت کی اصل اور نسلوں کے پھیلنے کا ذریعہ بنانا اور ان کا ذکر خیر اور اچھی تعریف باقی رکھنا۔

وَأَنَّ مِنْ شَيْعَتِهِ لِابْرَاهِيمَ ۗ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٣﴾  
 إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿٨٤﴾ إِنِّي كُنَّا هَذَا دُونَ اللَّهِ  
 تُرِيدُونَ ﴿٨٥﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ فَنظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿٨٧﴾  
 فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿٨٨﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿٨٩﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهِمْ ﴿٩٠﴾  
 فَقَالَ آلَا تَأْكُلُونَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ  
 ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٣﴾ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزْفُونَ ﴿٩٤﴾ قَالَ أَعْبُدُونَ مَا  
 تَنْحِتُونَ ﴿٩٥﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا  
 فَأَلْقُوهُ فِي الْبَحْرِ ﴿٩٧﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾  
 وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَّهِدِينَ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ  
 الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشِّرْنَاهُ بِعُلْمٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ  
 قَالَ يَبْنَئِي إِنِّي آدِي فِي الْمَنَايِمْ إِنِّي أَذْبَحُكَ فَأَنْظُرُ مَاذَا تَرَىٰ ﴿١٠٢﴾  
 قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمِرُ سَيَّجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ  
 الصَّابِرِينَ ﴿١٠٣﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٤﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا اِبْرَاهِيمَ  
 قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾ إِنْ  
 هَذَا هُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَقَدَيْنَاهُ بِذُبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾

449

ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا کہ اسے ہلاک کر دیں اور اس سے ان کی جان چھوٹ جائے مگر ہم نے انہیں ناکام کر دیا جب ہم نے اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دی۔  
 ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں اپنی قوم کا شہر چھوڑ کر اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں تاکہ اس کی عبادت کر سکوں۔ میرا رب ضرور میری اس چیز کی طرف راہنمائی کرے گا جس میں میری دنیا و آخرت کی بھلائی ہو۔ اے میرے رب! مجھے نیک بیٹا عطا فرما جو اس اجنبی ماحول میں میرے لیے قوم کا بدل اور میرا مددگار ہو۔ چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے خوشی کی خبر دی، یوں کہ ایسے بیٹے کی بشارت دی جو بڑا ہوگا اور بربار بھی ہوگا۔ یہ بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام تھے۔ پھر جب اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے اور اپنے والد کے دست و بازو بن گئے تو ان کے والد ابراہیم علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا جبکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس خواب کا مقصد بتاتے ہوئے کہا: پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ تم بتاؤ اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ کو یوں جواب دیا: اے ابا جان! اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے ذبح کرنے کا جو حکم دیا ہے، وہ کر گزریے۔ مجھے ضرور آپ اللہ کے حکم پر راضی رہنے والوں اور صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ غرض جب وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے مطیع ہو گئے اور اس کے سامنے جھک گئے تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس کی پیشانی کے ایک جانب لٹایا تاکہ اس کو ذبح کرنے کا جو حکم ملا ہے، اسے نافذ کرے۔ اور ہم نے ابراہیم کو آواز دی، جبکہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر کے اللہ کا حکم نافذ کرنے کے لیے بے چین تھا، کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کر کے اس خواب پر عمل کر رکھا ہے جو تو نے نیند میں دیکھا۔ بلاشبہ تو اس طرح ہم نے تجھے اس عظیم آزمائش سے نکال کر جزا دی ہے، اسی طرح ہم نیکو کاروں کو جزا دیتے اور انہیں آزمائشوں اور مشکلات سے نکالتے ہیں۔  
 بلاشبہ یہ کھلا امتحان تھا جس میں ابراہیم علیہ السلام یقیناً کامیاب ہوئے۔ اور ہم نے ایک عظیم مہینڈھا اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دے دیا جسے اس کی جگہ ذبح کیا گیا۔

**نوائف:** انسان کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، تاہم بندہ انہیں اپنے اختیار سے انجام دیتا ہے۔ مذکورہ بالا آیات کے دلائل اور ترتیب سے پتہ چلتا ہے کہ ذبح اسماعیل علیہ السلام تھے کیونکہ انہی کی بشارت پہلے دی گئی اور جہاں تک اسحاق علیہ السلام کا تعلق ہے تو ان کی بشارت اسماعیل علیہ السلام کے بعد دی گئی۔ اسماعیل علیہ السلام کا یہ کہنا: ﴿سَيَّجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾ انہیں اللہ کی طرف سے صبر کی توفیق ملنے کا سبب بنا کیونکہ انہوں نے معاملہ اللہ کے سپرد کیا اور اس کا حکم تسلیم کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿فَلَمَّا أَسْلَمَا...﴾ اس بات کی دلیل ہے کہ ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں سب سے اعلیٰ درجے پر تھے۔

بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام بھی ان کے ان ہم مذہب لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلائے میں ان کی موافقت کی۔ سو آپ یاد کریں جب وہ اپنے رب کے پاس شرک سے پاک دل لے کر آئے۔ اللہ کی مخلوق میں وہ اللہ کے لیے خالص تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی مشرک قوم کو ملامت اور خبردار کرتے ہوئے کہا: یہ کیا ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ کیا خود ساختہ اور گھڑے ہوئے معبودوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ سو اے میری قوم! رب العالمین کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جب تم اس کے سوا اوروں کی عبادت کرتے ہوئے اس کے پاس جاؤ گے؟ تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟ پھر ابراہیم علیہ السلام نے ایک نگاہ ستاروں کی طرف اٹھائی اور قوم کے ساتھ (میلے پر) جانے سے جان چھڑانے کی کسی تدبیر پر غور و فکر کرنے لگے۔ اور قوم کے ساتھ ان کے میلے کے لیے جانے سے عذر پیش کرتے ہوئے کہا: میں بیزار ہوں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو پیچھے چھوڑ دیا اور خود چلے گئے۔ پھر آپ ان کے معبودوں کی طرف گئے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے اور ان کے معبودوں سے ازراہ مذاق کہا: تم یہ کھانا کیوں نہیں کھاتے جو مشرک تمہارے لیے بناتے ہیں؟ تمہیں کیا مسئلہ ہے تم بولنے نہیں ہو اور جو تم سے سوال کرے، اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا ان جیسیوں کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے؟ پھر ابراہیم علیہ السلام انہیں توڑنے کے لیے اپنے دائیں ہاتھ سے ان پر ضربیں لگانے لگے۔ ان بتوں کے پجاری انتہائی عجلت میں آپ کے پاس آئے۔ تو ابراہیم علیہ السلام نے بڑی ثابت قدمی سے ان کا سامنا کیا اور انہیں ڈانٹتے اور ملامت کرتے ہوئے کہا: کیا تم اللہ کے سوا ان معبودوں کی عبادت کرتے ہو جنہیں تم اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو؟ حالانکہ خود تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کرنے والا اللہ پاک ہے اور تمہارے اعمال میں سے یہ بت بھی ہیں، اس لیے وہ اکیلا حق دار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی اور کو مشرک نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب وہ دلیل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئے تو انہوں نے توت کا سہارا لیا اور آپس میں مشورہ کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا: اس کے لیے ایک عمارت بناؤ اور اسے لکڑیوں سے بھرو اور آگ لگا دو، پھر ابراہیم کو اس میں ڈال دو۔ سو



108 اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر بعد میں آنے والی امتوں میں باقی رکھا۔

109 یہ اللہ کی طرف سے اس کے لیے تحفہ اور ہر تکلیف و آفت سے سلامتی کی دعا ہے۔

110 جس طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی اطاعت پر یہ جزا دی، اسی طرح ہم نیکو کاروں کو جزا دیتے ہیں۔

111 بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے ان مومن بندوں میں سے تھا جو اللہ کے لیے عبودیت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

112 ہم نے اسے ایک اور بیٹے کی خوشخبری دی جو نبی اور نیک بندہ ہوگا اور وہ تھے اسحاق علیہ السلام۔ یہ جزا تھی اس کی اس اطاعت کی جو اس نے اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے حوالے سے پیش کی۔

113 ہم نے اس پر اور اس کے بیٹے اسحاق علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائیں اور اسے بہت زیادہ انعامات سے نوازا جن میں اس کی اولاد کی کثرت بھی تھی۔ ان دونوں کی اولاد میں اپنے رب کے اطاعت گزار نیک بندے بھی ہیں اور ان میں کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

114 بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون علیہما السلام کو نبوت دے کر ان پر احسان کیا۔

115 ہم نے اسے اور اس کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دی اور غرق ہونے سے بچایا۔

116 ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کے خلاف ان کی مدد کی، تو انھیں ان کے دشمن پر غلبہ حاصل ہوا۔

117 ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون علیہما السلام کو تورات عطا کی جو اللہ کی طرف سے شکر و شہ سے پاک واضح کتاب تھی۔

118 ہم نے ان دونوں کی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کی جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں اور وہ دین اسلام کا راستہ ہے جو ہر عیب سے پاک خالق کی خوشنودی تک پہنچاتا ہے۔

119 ہم نے ان کی اچھی تعریف اور ذکر خیر آنے والی امتوں

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۙ سَلَّمَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۙ كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۙ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۙ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ بَيِّنًا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۙ وَبُرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۙ وَمَنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ ۙ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۙ مُبِينٌ ۙ وَكَانَ مَنَاقِلًا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۙ وَجَعَلْنَاهُمَا قَوْمَهُمَا مِنَ الْكُرْبِ الْعَظِيمِ ۙ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۙ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۙ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۙ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۙ سَلَّمَ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۙ إِنَّكَ كَذَلِكَ بَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۙ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۙ وَإِنَّ الْيَأْسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۙ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ۙ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۙ اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأُولِينَ ۙ فَكذبوا ۙ فإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۙ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۙ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۙ سَلَّمَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۙ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۙ وَإِنَّ لَوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۙ

450

میں باقی رکھا۔ 120 اللہ کی طرف سے ان دونوں کے لیے نہایت اچھا تحفہ، ان دونوں کی تعریف اور ہر ناپسندیدہ چیز سے سلامتی کی دعا ہے۔ 121 بلاشبہ جس طرح ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو یہ اچھا بدلہ دیا ہے، اسی طرح اپنے رب کی اطاعت کرنے والے نیکو کاروں کو ہم جزا دیتے ہیں۔ 122 بلاشبہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام ہمارے ان بندوں میں سے تھے جو اللہ پر ایمان رکھتے تھے اور اس نے جو شریعت ان کے لیے مقرر کی، اس پر عمل پیرا تھے۔ 123 اور بلاشبہ الیاس علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے رسولوں میں سے تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا انعام عطا کیا۔ 124 جب انھوں نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا جن کی طرف وہ بھیجے گئے: اے میری قوم! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ اس کے حکم مانو جن میں توحید سرفہرست ہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جاؤ جن میں شرک سب سے خطرناک ہے؟ 125 کیا تم اللہ کے سوا اپنے بت بعل کی عبادت کرتے ہو اور اس اللہ کی عبادت چھوڑ دیتے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے؟ 126 اللہ ہی تمہارا رب ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور اس سے پہلے تمہارے باپ دادا کو پیدا کیا تو وہی عبادت کا حق دار ہے، نہ کہ اس کے علاوہ ایسے بت جو نفع دے سکتے ہیں نہ وہ نقصان کے مالک ہیں۔ 127 مگر ان کی قوم نے بس جھٹلانے کی راہ اختیار کی اور ان کے اس جھٹلانے ہی کی وجہ سے وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ 128 سوائے اس کے جو ان کی قوم میں سے ایمان لایا اور خالص اللہ کی عبادت کی تو وہ عذاب میں ڈالے جانے سے چھوٹ جائے گا۔ 129 ہم نے اس (الیاس) کی اچھی شہرت اور ذکر خیر آنے والی امتوں میں باقی رکھا۔ 130 اللہ کی طرف سے سلام ہو الیاس پر، اور اس کی تعریف کی جائے۔ 131 بلاشبہ جس طرح ہم نے الیاس علیہ السلام کو یہ اچھا بدلہ دیا، اسی طرح کا بدلہ ہم اپنے مومن نیک بندوں کو دیتے ہیں۔ 132 بلاشبہ الیاس ہمارے کچے مومن بندوں میں سے تھا جو اپنے رب پر ایمان لانے میں سچے تھے۔

133 اور بلاشبہ لوط علیہ السلام کے ان رسولوں میں سے تھے جنھیں اس نے ان کی قوموں کی طرف خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے بھیجا۔

**نوٹ:** شریعت کا ایک مقصد بندوں کو بندوں کی غلامی سے آزاد کرانا ہے۔ اچھی شہرت، ذکر خیر اور نیک نامی اللہ کی ان نعمتوں میں سے ہیں جو دنیا میں جلدی عطا کر دی جاتی ہیں۔

اذْجَبِينَهُ وَاهْلَهُ أَجْبَعِينَ ﴿١٣٦﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَيْرِينَ ﴿١٣٧﴾ ثُمَّ  
 دَمَرْنَا الْأَخْرَبِينَ ﴿١٣٨﴾ وَإِنَّكُمْ لَتَمْتَرُونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ﴿١٣٩﴾ وَبِالْبَيْلِ  
 أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٤٠﴾ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى  
 الْفُلِكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤٢﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤٣﴾  
 فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٤﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٥﴾  
 لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٦﴾ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ  
 سَقِيمٌ ﴿١٤٧﴾ وَأَبْتَدْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ﴿١٤٨﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى  
 مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٩﴾ فَاٰمَنُوا فَامْتَعْتَهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١٥٠﴾  
 فَاسْتَفْتِهِمُ الرِّبِّيكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٥١﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ  
 إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿١٥٢﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْكَهْمَ لَيَقُولُونَ ﴿١٥٣﴾  
 وَكَذَّابَةٌ لِّلَّهِ وَانْتَهُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿١٥٤﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿١٥٥﴾  
 مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٦﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٧﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ  
 مُّبِينٌ ﴿١٥٨﴾ فَاتُوا بِكْتٰبِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿١٥٩﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسْبًا وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٦٠﴾  
 سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُصِفُونَ ﴿١٦١﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِينَ ﴿١٦٢﴾

کھاتے تھے۔ ﴿١٣٧﴾ اور ہم نے انھیں ان کی قوم کی طرف واپس بھیجا اور ان کی تعداد ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی۔ ﴿١٣٨﴾ چنانچہ اب وہ ان پر ایمان لے آئے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی دنیا کی زندگی میں فائدہ دیا حتیٰ کہ ان کی مقرر عمریں پوری ہو گئیں۔ ﴿١٣٩﴾ اے محمد (ﷺ)! ان مشرکوں کی بات رد کرتے ہوئے ان سے پوچھیں: کیا تم اللہ کی طرف ان بیٹیوں کی نسبت کرتے ہو جنھیں تم ناپسند کرتے ہو اور اپنے لیے بیٹیوں کو چھننے ہو جنھیں تم پسند کرتے ہو۔ یہ کیسی تقسیم ہے؟ ﴿١٤٠﴾ انھوں نے کیسے سمجھ لیا کہ فرشتے مؤمن (اللہ کی بیٹیاں) ہیں جبکہ وہ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے نہ انھوں نے اس کا مشاہدہ کیا؟ ﴿١٤١﴾ آگاہ رہو کہ یہ مشرکوں کا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افتراء ہے۔ ﴿١٤٢﴾ کہ وہ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہیں۔ ﴿١٤٣﴾ کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹیوں کے مقابلے میں جنھیں تم پسند کرتے ہو، اپنے لیے بیٹیوں کو چنا ہے جنھیں تم ناپسند کرتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ ﴿١٤٤﴾ اے مشرک! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایسا ظالمانہ فیصلہ کرتے ہو کہ اللہ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہو اور خود اپنے لیے بیٹے چن لینے ہو؟ ﴿١٤٥﴾ کیا جس باطل عقیدے پر تم ہو، اس کے غلط ہونے پر تم غور و فکر نہیں کرتے؟ بلاشبہ اگر تم غور و فکر کرتے تو یہ بات نہ کرتے۔ ﴿١٤٦﴾ یا تمہارے پاس اس دعوے کی کتاب اور رسول کی طرف سے کوئی واضح حجت اور روشن دلیل ہے؟ ﴿١٤٧﴾ تو وہ کتاب لاؤ جس میں تمہارے اس دعوے کی دلیل ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ ﴿١٤٨﴾ ان مشرکوں نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درمیان، جو ان سے اوچھل ہیں، خاندانی تعلق بنا دیا جب انھوں نے دعویٰ کیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، اور بلاشبہ یقیناً فرشتوں کو یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور مشرکوں کو حساب کے لیے جمع کرے گا۔ ﴿١٤٩﴾ اللہ تعالیٰ اولاد اور شریکوں وغیرہ جیسے ان عیبوں سے پاک اور بری ہے جو مشرک اس کے لیے بیان کرتے ہیں اور جو ہرگز اس کی شان کے لائق نہیں۔ ﴿١٥٠﴾ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو جلال و کمال کے انھی اوصاف سے متصف ٹھہراتے ہیں جو اس پاک پروردگار کی شان کے لائق ہیں۔

**نوٹ:** اللہ تعالیٰ کا یہ دستور اور قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتا کہ وہ مومنوں کو نجات دیتا اور کافروں کو تباہ و برباد کرتا ہے۔ ﴿١٥١﴾ ان لوگوں کے انجام سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے جنھوں نے رسولوں کو چھلا یا تاکہ وہ عذاب نہ آئے جو دوسرے لوگوں پر آیا۔ ﴿١٥٢﴾ قرعہ ڈالنا شرعی طور پر جائز ہے جس کی دلیل درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ﴾ ”پھر (کشتی والوں نے) قرعہ ڈالا تو وہ ہارنے والوں میں سے تھے (یعنی قرعہ یونس علیہ السلام کے نام نکلا)۔“

﴿١٣٤﴾ سو یاد کریں جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو عذاب سے بچایا جو اس کی قوم پر نازل کیا گیا۔ ﴿١٣٥﴾ سوائے اس کی بیوی کے، یقیناً اس عورت پر اس کی قوم والا عذاب آیا کیونکہ وہ ان کی طرح کافر تھی۔ ﴿١٣٦﴾ پھر ہم نے اس کی قوم کے باقی سب لوگوں کو ہلاک کر دیا جنھوں نے اسے جھٹلایا اور جو دین وہ لایا تھا، اس کی تصدیق نہ کی۔ ﴿١٣٧﴾ تم اے اہل مکہ! شام کی طرف اپنے سفروں میں یقیناً ان کے گھروں کے پاس سے صبح کے وقت گزرتے ہو۔ ﴿١٣٨﴾ اور اسی طرح تم رات کے وقت بھی وہاں سے گزرتے ہو، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے کہ جھٹلانے، کفر کرنے اور ایسی بے حیائی کا فعل کرنے کے بعد جس کا اگلی امتوں میں ذکر نہیں ملتا، ان کا انجام کیا ہوا؟ ﴿١٣٩﴾ اور بلاشبہ ہمارے بندے یونس علیہ السلام اللہ کے ان رسولوں میں سے تھے جنھیں اس نے اپنی قوموں کو خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا۔ ﴿١٤٠﴾ جب وہ اپنے رب کی اجازت کے بغیر اپنی قوم سے روانہ ہو گئے اور لوگوں اور سامان سے بھری کشتی میں سوار ہو گئے۔ ﴿١٤١﴾ ادھر کشتی زیادہ بوجھ کی وجہ سے غرق ہونے لگی تو سوار یوں نے قرعہ ڈالا کہ بعض لوگوں کو کشتی سے (سمندر میں) چھینک دیا جائے۔ انھیں یہ ڈر تھا کہ کشتی زیادہ سوار یوں کی وجہ سے ڈوب جائے گی تو یونس علیہ السلام بھی ان قرعہ ہار جانے والوں میں شامل تھے، چنانچہ انھوں نے انھیں سمندر میں چھینک دیا۔ ﴿١٤٢﴾ جب انھوں نے انھیں سمندر میں پھینکا تو مچھلی (دبیل) نے انھیں نگل لیا۔ انھوں نے اپنے رب کی اجازت کے بغیر سمندر کی طرف جا کر ایسا کام کیا تھا جس پر ملامت کی گئی۔ ﴿١٤٣﴾ یونس علیہ السلام اگر اس حادثے سے پہلے کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے نہ ہوتے اور مچھلی کے پیٹ میں وہ تسبیح بیان نہ کرتے۔ ﴿١٤٤﴾ تو وہ قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے، اس طرح کہ وہ ان کی قبر بن جاتی۔ ﴿١٤٥﴾ پھر ہم نے انھیں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر درختوں اور عمارتوں سے خالی زمین پر ڈال دیا۔ خاصی دیر مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے ان کا بدن نہایت کمزور ہو چکا تھا۔ ﴿١٤٦﴾ اس خالی زمین میں ہم نے ان پر کدو کی ایک بیل اگادی جس سے وہ سایہ حاصل کرتے اور اس سے

فَأَنْتُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفِتْنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ

صَالٍ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مَنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ

الصَّاقُونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾ وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾

لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ ﴿١٦٩﴾

فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِن جُنَدَنَا لَهُمُ

الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصَرْتُمْ فَسَوْفَ يَبْصُرُونَ ﴿١٧٥﴾

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ

الْمُنْدَرِينَ ﴿١٧٧﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصَرْتُمْ فَسَوْفَ يَبْصُرُونَ ﴿١٧٩﴾

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَّمَ عَلَى

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾

وَكَلَّمَ مَكِّيَّةً وَمَدْيَنَةً  
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿٢﴾

كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قُرُونٍ فَتَادُوا وَأُولَاتٍ حِينَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾

452

﴿١٦١﴾ اے مشرکوں! بلاشبہ تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ ﴿١٦٢﴾ تم سب کسی کو دین حق سے نہیں بھڑکا سکتے۔ ﴿١٦٣﴾ سوائے اس کے جس کے دوزخی ہونے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کر دیا، تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ ہوگا اور وہ کفر کرے گا، پھر آگ میں داخل ہوگا۔ جہاں تک تمہاری اور تمہارے معبودوں کی بات ہے تو تمہیں اس معاملے میں کوئی قدرت حاصل نہیں۔ ﴿١٦٤﴾ فرشتوں نے اللہ کے لیے اپنی بندگی اور مشرکوں کے عقیدے سے لاتعلقی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کے لیے اللہ کی عبادت اور اطاعت میں معلوم مقام نہ ہو۔ ﴿١٦٥﴾، ﴿١٦٦﴾، ﴿١٦٧﴾ بلاشبہ ہم فرشتے اللہ کی عبادت اور اطاعت میں صف باندھے کھڑے رہتے ہیں اور یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف اور عادات سے پاک قرار دیتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ ﴿١٦٨﴾، ﴿١٦٩﴾ بلاشبہ مکے کے مشرک محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے کہتے تھے: اگر ہمارے پاس پہلی کتابوں میں سے کوئی کتاب ہوتی، جیسے تورات وغیرہ تو ہم خالص اللہ کی عبادت کرتے، حالانکہ وہ اس کے بارے میں جھوٹے تھے۔ یقیناً اب محمد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس قرآن لے آئے تو انہوں نے اس کے ساتھ کفر کیا۔ قیامت کے دن بہت جلد وہ اس سخت عذاب کے بارے میں جان لیں گے جو ان کا منتظر ہے۔ ﴿١٧٠﴾، ﴿١٧١﴾ بلاشبہ اپنے رسولوں کے لیے ہم یہ بات پہلے سے طے کر چکے ہیں کہ وہ اپنے دشمنوں پر فتح پائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دلیل اور قوت دے کر ان پر احسان فرمایا ہے اور بلاشبہ ہمارا لشکر ہی غالب آئے گا جو اللہ کے کلمے اور دین کی سر بلندی کے لیے اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔ ﴿١٧٢﴾ چنانچہ اے رسول ﷺ! آپ کینہ اور دشمنی رکھنے والے ان مشرکوں سے ایک مدت تک بے رخی اختیار کر لیں جسے اللہ جانتا ہے، یہاں تک کہ ان کے عذاب کا وقت آجائے۔ ﴿١٧٣﴾ اور آپ انہیں دیکھتے رہیں جب ان پر عذاب نازل ہوگا، وہ بھی آگے چل کر جلد دیکھ لیں گے مگر یہ دیکھنا انہیں فائدہ نہ دے گا۔ ﴿١٧٤﴾ کیا پھر ان

مشرکوں کو اللہ کے عذاب کی جلدی پڑی ہے؟ ﴿١٧٥﴾ جب اللہ کا عذاب ان پر آ گیا تو ان کی صبح نہایت بری ہوگی۔ ﴿١٧٦﴾ اے رسول ﷺ! ان سے منہ پھیر لیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے عذاب کا فیصلہ کر دے۔ ﴿١٧٧﴾ اور دیکھتے رہیے، جلد یہ بھی دیکھ لیں گے کہ ان پر اللہ کی طرف سے کیا عذاب اور آفت ٹوٹی ہے۔ ﴿١٧٨﴾ اے محمد ﷺ! آپ کا رب پاک ہے جو قوتوں کا مالک ہے اور وہ ان تمام باتوں اور نقائص سے بری ہے جن سے مشرک اسے نسبت دیتے ہیں۔ ﴿١٧٩﴾ اللہ تعالیٰ کا سلام اور اس کی تعریف ہو اس کے باعزت رسولوں پر۔ ﴿١٨٠﴾ اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور وہی اس کا حقدار ہے۔ وہی تمام جہانوں کا رب ہے، اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

سورہ ص کی ہے۔

**سورت کے بعض مضامین:** باطل کے ذریعے سے جھگڑنے کا تذکرہ اور اس کا انجام۔ **تفسیر:** ﴿١﴾ (ص) اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورہ بقرہ کی ابتدا میں گزر چکا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں اس قرآن کی جو لوگوں کے لیے ایسی یاد دہانی پر مشتمل ہے جو دنیا و آخرت میں ان کے لیے نفع بخش ہے۔ معاملہ ایسے نہیں جیسا مشرک سمجھتے ہیں کہ اللہ کے ساتھ اس کے شریک ہیں۔ ﴿٢﴾ لیکن کافر اللہ کی توحید اور محمد ﷺ سے اختلاف اور آپ سے عداوت اور دشمنی کے بارے میں ضد اور تکبر کا شکار ہیں۔ ﴿٣﴾ ان سے پہلے ہم نے کئی ہی قوموں کو ہلاک کیا جنہوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، پھر جب ان پر عذاب آیا تو انہوں نے مدد مانگتے ہوئے پکارا اور وہ وقت ان کے لیے عذاب سے خلاصی کا وقت نہ تھا کہ مدد مانگنا اور چیخ پکار کر انہیں اس بارے میں کوئی فائدہ دیتا۔

**نوائف:** ﴿١﴾ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ دلیل اور غلبے کے ذریعے سے اپنے رسولوں اور ان کے وارثوں کی مدد کرتا ہے۔ ان آیات میں ہر اس شخص کے لیے عظیم خوشخبری ہے جو خود کو اللہ تعالیٰ کے لشکر کا اہل قرار دیتا ہے کہ وہی غالب اور منصور (اللہ کی طرف سے مدد کیا ہوا) ہوگا۔ ﴿٢﴾ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ مشرک اور ان کے معبود کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے اور اللہ کے مخلص بندوں کے لیے ان آیات میں خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و طاقت سے انہیں گمراہوں اور گمراہ کرنے والوں کی گمراہی سے بچائے گا۔ ﴿٣﴾ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کی قسم کھائی ہے، لہذا اس پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا اور اس کی تفسیر و توضیح پر توجہ دینا واجب ہے۔

وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُونَ هٰذَا سِحْرٌ  
 كَذٰبٌ ۗ أَجَعَلَ الْاِلٰهَةَ الْهٰٓءِ اٰحِدًا ۗ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ مُّعْجٰبٌ ۝  
 وَاَنْطَلَقَ الْمَلٰٓئِمَةُ اِنْ اَمْشَوْا وَاَصْبِرُوْا عَلٰى اِلٰهَتِكُمْ ۗ اِنَّ هٰذَا  
 لَشَيْءٌ مُّرٰٓءٍ ۗ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِى الْاٰخِرَةِ ۗ اِنَّ هٰذَا اِلَّا  
 اِخْتِلَاقٌ ۗ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۗ اَبْلُ هُمْ فِى شَكٍّ مِّنْ  
 ذِكْرِىْ ۗ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۗ اَمْرَعُنَدَهُمْ خَزٰٓئِنَ رَحْمَةِ  
 رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۗ اَمْرَهُمْ مُّلكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا  
 بَيْنَهُمَا ۗ فَلْيُرْتَقُوْا فِى الْاَسْبَابِ ۗ جُنْدٌ مَّا هُنٰلِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ  
 الْاَحْزَابِ ۗ كَذٰبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۗ  
 وَثَمُوْدٌ وَقَوْمِ لُوْطٍ وَّاصْحٰبُ لَيْكَةِ ۗ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۗ اِنَّ  
 كُلَّ الْاَكْذٰبِ الرُّسُلِ فَحَقَّ عِقَابِ ۗ وَمَا يَنْظُرُ هٰؤُلَاءِ  
 اِلَّا صِيْحَةً وَّاِحْدَاةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۗ وَقَالُوْا رَبَّنَا  
 عَجَلْ لَّنَا قِطْنَآ قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۗ اِصْبِرْ عَلٰى مَا  
 يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدًا نَّادٰوُدَ ذَا الْاٰيِدِ ۗ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۗ  
 اِنَّا سَخَرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعِشِيِّ وَالْاَشْرَاقِ ۗ

۴ انھوں نے تعجب کیا جب انھی میں سے ایک رسول ان کے پاس آیا جو انھیں ڈراتا ہے کہ اگر وہ اپنے لہر پر قائم رہے تو ان پر اللہ کا عذاب آجائے گا۔ کافروں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے ہوئے دین کی سچائی کے واضح دلائل کا مشاہدہ کرنے کے بعد بھی کہا: یہ تو جادو گر ہے جو لوگوں پر جادو کرتا ہے اور اپنے اس دعوے میں بہت بڑا جھوٹا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے جس کی طرف وحی آتی ہے۔

۵ کیا اس آدمی نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود بنا ڈالا جس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ یہ تو اس کا انتہائی عجیب کام ہے۔ ان کے سردار اور وڈیرے اپنے پیروکاروں سے یہ کہتے ہوئے چل دیے: تم جہاں لگے ہو لگے رہو، محمد (ﷺ) کے دین میں داخل نہ ہو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر ڈٹے رہو۔ بلاشبہ محمد (ﷺ) جس ایک معبود کی عبادت کی طرف تمہیں بلاتا ہے، وہ ایک سوچی سمجھی سکیم اور مقصد کے تحت ہے تاکہ وہ ہم پر غالب آجائے اور ہم اس کے پیروکار بن جائیں۔

۶ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کی جس توحید کی طرف ہمیں بلاتا ہے، اس کا ذکر ہم نے اس دین میں نہیں سنا جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں یہ ہے۔ ہم نے آپ سے جو کچھ سنا ہے، وہ سراسر جھوٹ اور من گھڑت ہے۔

۷ کیا یہ صحیح ہے کہ ہم سب کو چھوڑ کر خاص اسی پر قرآن نازل ہو اور ہم پر نازل نہ ہو، حالانکہ ہم سردار اور بڑے ہیں۔ بلکہ یہ مشرک آپ پر نازل ہونے والی وحی کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں اور انھوں نے ابھی تک اللہ کا عذاب نہیں چکھا، اس لیے اس کی ڈھیل سے دھوکے میں مبتلا ہیں۔ اگر وہ عذاب کا مزہ چکھ لیتے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کرنے اور آپ کی طرف آنے والی وحی میں شک کرنے کی جرأت نہ کرتے۔

۸ یا ان جھٹلانے والے مشرکوں کے پاس آپ کے اس رب کے فضل و احسان کے خزانے ہیں جو ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ جسے جو دینا چاہے دیتا ہے۔ اس کے فضل

کے خزانوں میں سے نبوت بھی ہے، چنانچہ وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اس کا اختیار ان کے پاس نہیں ہے کہ وہ جسے چاہیں نبوت دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ ۱۰ یا آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہت انھی کی ہے کہ وہ دینے یا نہ دینے کا حق رکھتے ہیں؟ اگر ان کا یہ خیال ہے تو وہ آسمان تک پہنچنے کے ذرائع اختیار کریں تاکہ وہ اپنی مرضی سے دینے یا نہ دینے کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے سکیں اور وہ ایسا کبھی نہیں کر سکیں گے۔ ۱۱ محمد رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے والا یہ لشکر شکست کھایا ہوا ہے جیسے پہلے رسولوں کو جھٹلانے والے لشکر شکست کھائے ہوئے تھے۔ ۱۲ یہ جھٹلانے والے کوئی پہلے نہیں بلکہ ان سے پہلے قوم نوح، عاد اور فرعون نے جھٹلا یا جس کے پاس نہیں تھیں۔ وہ لوگوں کو ان کے ساتھ عذاب دیتا تھا۔ ۱۳ اور ثمود یوں، قوم لوط اور قوم شعیب نے بھی جھٹلا یا۔ یہ بڑے گروہ تھے جنھوں نے رسولوں کو جھٹلانے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کا انکار کرنے پر اتفاق کیا۔ ۱۴ ان میں سے ہر گروہ نے رسولوں کو جھٹلا یا تو ان پر اللہ کے عذاب کا کوڑا برسا اور اس کی پکڑان پر آئی اگرچہ کچھ دیر ہی سے آئی۔ ۱۵ محمد رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے والے بس صورتوں میں دوسری بار پھونکے جانے کے انتظار میں ہیں جس کے بعد دنیا میں کوئی واپس نہیں ہوگی اور اگر وہ آپ کو جھٹلانے کی حالت ہی میں مر گئے تو عذاب ان پر آجائے گا۔ ۱۶ انھوں نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا: اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے حصے کا عذاب آخرت کے دن سے پہلے دنیا کی زندگی ہی میں جلدی دے دے۔ ۱۷ اے رسول ﷺ! ان جھٹلانے والوں کی ان باتوں پر صبر کریں جو آپ کو پسند نہیں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کریں جو اپنے دشمنوں پر قابو پانے کی قوت رکھنے والے اور اللہ کی اطاعت پر ڈٹ جانے والے تھے۔ بلاشبہ وہ تو بہ اور اللہ کو راضی کر دینے والے اعمال کے ذریعے کثرت سے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ ۱۸ ہم نے پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کر دیا جو دن کے آخر اور آغاز میں اشراق کے وقت ان کے اللہ کی تسبیح کرنے کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

**خواتین:** مشرکوں کے ذہنوں پر مادیات پرستی کا غلبہ تھا، اس لیے انھوں نے سرداروں اور وڈیروں پر وحی نازل ہونے کی رغبت ظاہر کی۔ کافروں کے ایمان سے منہ پھیرنے کا سبب تکبر، سرکشی اور حق کی پیروی سے خود کو اونچا اور بالاتر سمجھنا تھا۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے فضائل و مناقب کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جو خصوصی معجزات عطا فرمائے ان کا تذکرہ ہے۔

وَالظَّيْرُ مَحْشُورَةٌ كُلُّ لَهْ آوَابٍ ① وَشَدَّ دَنَا مُلْكُهُ وَاتَيْنَهُ الْحِكْمَةَ  
 وَفَصَلَ الْخَطَابِ ② وَهَلْ أَتَكَ نَبِؤُا الْخَصْمِ إِذْ سَوَّرُوا الْحَرَابِ ③  
 إِذْ دَخَلُوا عَلَى دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَحْفَ خَصْمِنَ بَغِي  
 بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تَشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَى  
 سَوَاءِ الصِّرَاطِ ④ إِنَّ هَذَا أَخِي فَتَعَلَّ لَهُ تَسَعٌ وَتَسَعُونَ نَعَجَةً وَبِئْسَ  
 نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ ⑤ فَقَالَ الْغُلَيْبِيُّهَا وَعَزَّنِي فِي الْخَطَابِ ⑥ قَالَ لَقَدْ  
 ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعَجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ ⑦ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ  
 لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا  
 وَأَنَابَ ⑧ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ  
 مَآبٍ ⑨ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ  
 النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ط  
 إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا سَأُوا  
 يَوْمَ الْحِسَابِ ⑩ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمابَيْنَهُمَا بَاطِلًا  
 ذَلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ⑪

454

① ہم نے پرندوں کو ان کے تابع کر دیا جو ہوا میں معلق رہتے۔  
 سب ان کے مطیع بن کر ان کی پیروی میں تسبیح کرتے۔  
 ② اور ہم نے انہیں جو عرب، قوت و دبدبہ اور ان کے دشمنوں  
 پر فتح عطا کی، اس کے ساتھ ان کی سلطنت کو مضبوط کیا۔ ہم نے  
 انہیں نبوت اور اپنے معاملات درست طریقے سے نبٹانے کی  
 صلاحیت عطا کی اور ہم نے انہیں ہر بات میں فیصلہ کن گفتگو کرنے  
 اور تملی بخش بیان کی صلاحیت بخشی۔  
 ③ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کے پاس دو جھگڑنے والوں  
 کی بات پہنچی ہے جب وہ داود علیہ السلام کی عبادت والی جگہ پر چڑھ  
 آئے۔

④ جب وہ دونوں اچانک داود علیہ السلام کے پاس آئے تو وہ ان کے  
 اپنے پاس اس نامعقول طریقے سے اچانک داخل ہونے سے ڈر  
 گئے۔ جب انہیں پتا چلا کہ وہ گھبرا گئے ہیں تو انہوں نے کہا: آپ  
 ڈریں نہیں۔ ہم دونوں کا باہم جھگڑا ہوا ہے اور ہم میں سے ایک نے  
 دوسرے پر زیادتی کی ہے، لہذا آپ ہمارے درمیان عدل و  
 انصاف سے فیصلہ کریں اور ہمارے درمیان فیصلہ کرتے وقت  
 نا انصافی نہ کرنا اور ہمیں سیدھی راہ دکھانا جو درست ہو۔

⑤ جھگڑا کرنے والے دونوں میں سے ایک نے داود علیہ السلام سے  
 کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس تنانوے دینیاں ہیں اور  
 میرے پاس ایک دینی ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ ایک بھی میں  
 اسے دے دوں اور یہ گفتگو میں مجھ پر چھا گیا ہے۔

⑥ چنانچہ داود علیہ السلام نے ان کے درمیان فیصلہ کیا اور دعویٰ کرنے  
 والے کو مخاطب کر کے کہا: یقیناً تیرے بھائی نے تجھ سے تیری  
 ایک دینی اپنی دنیوں میں ملانے کا سوال کر کے تجھ پر ظلم کیا ہے  
 اور بلاشبہ اکثر شریک اور حصے دار ایک دوسرے کا حق غصب کر  
 کے اور انصاف نہ کر کے ایک دوسرے سے زیادتی کرتے ہیں  
 سوائے ایمان والوں کے جو نیک عمل کرتے ہیں، وہ اپنے حصے  
 داروں کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور ان پر ظلم نہیں کرتے اور  
 ایسے اوصاف والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ داود علیہ السلام کو یقین

ہو گیا کہ ہم نے اس جھگڑے کے ذریعے سے انہیں آزما یا ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی، اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے سجدہ کیا اور اس کے حضور توبہ کی۔

⑦ چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں اس کی معافی دے دی اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبے والے اور آخرت میں بڑے اچھے ٹھکانے والے تھے۔

⑧ اے داود! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنا یا ہے تاکہ آپ دینی و دنیاوی فیصلے اور احکام جاری کریں، اس لیے آپ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلے کریں اور لوگوں کے درمیان  
 فیصلہ کرنے میں اپنی خواہشات کی پیروی نہ کریں کہ رشتہ داری، دوستی یا دشمنی کی وجہ سے کسی ایک فریق کی طرف جھکاؤ رکھیں ورنہ ذاتی خواہش کی پیروی آپ کو اللہ کے سیدھے راستے سے بھٹکا  
 دے گی۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ سے بھٹکتے ہیں، ان کے لیے حساب کا دن بھلانے کی وجہ سے سخت عذاب ہے، کیونکہ اگر وہ اسے یاد رکھتے اور اس سے ڈرتے تو اپنی خواہشات کے  
 غلام نہ بنتے۔

⑨ ہم نے آسمان و زمین بے کار پیدا نہیں کیے۔ یہ کافروں کا خیال ہے، لہذا ان کافروں کے لیے جو یہ گمان رکھتے ہیں، قیامت کے دن آگ کے عذاب سے ہلاکت ہے اگر وہ اسی کفر اور اللہ  
 کے بارے میں برا خیال رکھتے ہوئے مرے۔

⑩ **نوائف:** انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیغامات پہنچاتے ہیں، ان میں وہ غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر رسالت کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے لیکن کبھی طبعی تقاضوں  
 کے پیش نظر ان سے بھول یا کسی حکم سے غفلت سرزد ہو جاتی تھی مگر اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے فوراً اس کوتاہی کا خاتمہ اور اصلاح فرما دیتا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ  
 عَلَى بَعْضٍ﴾ ”اکثر حصے دار ایک دوسرے سے زیادتی کرتے ہیں۔“ سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ دو یا زیادہ لوگوں کے درمیان شراکت داری جائز ہے۔ علم و فضل اور بلند مقام و مرتبہ  
 رکھنے والے لوگوں کے پاس جاتے ہوئے آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

أَمْ يَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ  
 أَمْ يَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۚ كُنْتُ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبْرَكًا  
 لِيَذَّبَ رُؤُوسَ الْبُتَيْهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۚ وَوَهَبْنَا لِذَاوُدَ سُلَيْمَانَ  
 نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۚ إِذْ عَرَضَ عَلَيْهِ بِالْعِشِيِّ الصَّفِيْنَةُ  
 الْجِيَادُ ۚ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى  
 تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۚ رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطْفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَ  
 الْأَعْنَاقِ ۚ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَيَّ كُرْسِيًّا جَدًّا ثُمَّ  
 أَنَابَ ۚ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّيَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ  
 بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۚ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ  
 رُحَاءَ حَيْثُ شَاءَ ۚ وَالشَّيْطَانَ كُلَّ بَنَاءٍ وَعَوَاصٍ ۚ وَآخِرِينَ  
 مُقَرَّبِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۚ هَذَا عَطَاؤُنَا وَمَنْ أَكْفَىٰ  
 حَسَابٍ ۚ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحَسَنَ مَّآبٍ ۚ وَإِذْ كُرِعْنَا  
 أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۚ  
 أَرْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۚ وَوَهَبْنَا لَهُ  
 أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ

455

اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو ان کی بادشاہی واپس کر دی اور انھیں شیطانوں پر مسلط کر دیا۔ (35) سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے ساتھ خاص ہو۔ میرے بعد کسی آدمی کو نہ ملے۔ اے میرے رب! بلاشبہ تو بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بہت بڑا سختی ہے۔ (36) پس ہم نے سلیمان علیہ السلام کی دعا قبول کر لی اور ہوا کو ان کے ماتحت کر دیا۔ وہ ان کے حکم سے بڑی نرمی سے چلتی تھی جس کی قوت اور تیزی کے باوجود اس میں سختی نہ ہوتی۔ وہ جہاں کا ارادہ کرتے، ہوا انھیں پہنچا دیتی۔ (37) ہم نے شیطانوں کو بھی ان کے تابع کر دیا جو ان کے حکم کی پابندی کرتے۔ ان میں سے کچھ عمارتیں بنانے والے اور کچھ غوطہ خور تھے جو سمندروں میں غوطے لگاتے اور ان سے موتی نکالتے۔ (38) اور سرکش شیطانوں کو بھی ان کے تابع کر دیا گیا جو ہر وقت زنجیروں میں جکڑے رہتے اور حرکت نہ کر سکتے تھے۔ (39) اے سلیمان! یہ ہمارا عطیہ ہے جو ہم نے تمہارا مطالبہ پورا کرتے ہوئے تمہیں دیا، لہذا جسے چاہو اور جسے چاہو نہ دو۔ کسی کو دینے یا نہ دینے پر تمہاری کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ (40) بلاشبہ سلیمان علیہ السلام ہمارے بڑے قریبی بندے تھے اور ان کے لیے بڑا اچھا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ لوٹیں گے اور وہ ہے جنت۔ (41) اے رسول (ﷺ)! ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو یاد کریں جب انھوں نے اپنے رب اللہ سے دعا کی کہ بلاشبہ شیطان نے مجھے رنج اور دکھ پہنچایا ہے۔ (42) تو ہم نے ان سے کہا: اپنا پاؤں زمین پر مارو، چنانچہ انھوں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو ان کے لیے اس سے پانی پھوٹ پڑا جس سے وہ پیتے اور نہاتے تھے تو ان کی بیماری اور تکلیف جاتی رہی۔ (43) چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کر لی، ان کی بیماری دور کر دی اور ان کے تمام اہل خانہ بھی انھیں دے دیے۔ مزید ہم نے انھیں اپنی رحمت سے اور ان کے صبر کے صلے کے طور پر اتنے اور بیٹے اور پوتے عطا کیے۔ عقل والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ صبر کا انجام راحت اور ثواب ہے۔

**فوائد:** ﴿قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دی ہے۔﴾ مذکورہ آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا دل جس قدر سلامت اور محفوظ ہو اور جس قدر وہ ذہین ہو، اسی حساب سے اسے قرآن کریم سے نصیحت اور فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ﴿مذکورہ آیات درج ذیل مشہور قاعدے کے درست ہونے کی دلیل ہیں: «مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلَّهِ عَوَضَهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهُ»﴾ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز چھوڑی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ ﴿جس نے تکلیف پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں بدل دے گا اور جب وہ اس سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کرے گا۔﴾

﴿جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے رسول کی پیروی کی اور نیک عمل کیے، انھیں ہم ہرگز کفر اور گناہ کر کے زمین میں فساد پھیلانے والوں کے برابر نہیں کریں گے اور نہ اپنے رب کا تقویٰ رکھنے والوں کو جو اس کے حکم ماننے والے اور اس کے مع کیے ہوئے کاموں سے بچنے والے ہیں، ان کا فروں اور منافقوں کے برابر کریں گے جو گناہوں میں مست رہتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے درمیان برابر ہی ظلم ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہیزگار مومنوں کو جنت میں داخلے کی صورت میں بدل دے گا اور بد بخت کافروں کو آگ میں داخل کر کے سزا دے گا کیونکہ وہ اللہ کے ہاں برابر نہیں، اس لیے ان کا بدلہ بھی اس کے نزدیک برابر نہیں۔ (29) بلاشبہ یہ قرآن جو ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے، یہ بہت جھلائی اور نفع والی کتاب ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں کو سمجھیں اور اس کے معانی پر غور و فکر کریں اور عقلمند اور روشن دماغ اس سے نصیحت پکڑیں۔ (30) ہم نے داود علیہ السلام پر انعام و اکرام اور فضل و احسان کرتے ہوئے انھیں سلیمان بیٹا عطا کیا تاکہ اس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ سلیمان علیہ السلام بہت اچھے بندے تھے۔ وہ اللہ کے حضور بکثرت توبہ کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ (31) یاد کریں جب ان کے سامنے عصر کے وقت اصیل تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گئے جو تین ٹانگوں پر کھڑے ہوتے تھے اور چوٹی اٹھا کر رکھتے تھے۔ وہ اصیل گھوڑے مسلسل ان پر پیش کیے جاتے رہتے تھے کہ سورج غروب ہو گیا۔ (32) تب سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں نے مال کی محبت سے جس میں یہ گھوڑے بھی ہیں، اپنے رب کی یاد کو پیچھے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور میں بروقت عصر کی نماز ادا نہ کر سکا۔ (33) ان گھوڑوں کو دوبارہ میرے سامنے لاؤ، چنانچہ انھوں نے دوبارہ گھوڑے ان کے سامنے پیش کیے تو وہ تلوار کے ساتھ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹنے لگے۔ (34) یقیناً ہم نے سلیمان علیہ السلام کا امتحان لیا اور ہم نے ان کے تخت شاہی پر شیطان کو انسانی شکل میں ڈال دیا جس نے تھوڑے سے وقت کے لیے ان کی بادشاہت میں ادل بدل کیا، پھر

44 جب ایوب علیہ السلام اپنی بیوی سے ناراض ہوئے تو قسم کھالی کہ وہ اسے ضرور سوکوڑے ماریں گے۔ ہم نے ان سے کہا: اے ایوب! اپنی قسم پوری کرنے کے لیے اپنے ہاتھ میں ننگوں کا ایک ٹکڑا لے کر اسے مار دو اور جو قسم تم نے اٹھائی ہے، اس کے خلاف نہ کرو، چنانچہ انھوں نے ننگوں کا ایک ٹکڑا پکڑا اور اس کے ساتھ بیوی کو مارا۔ بلاشبہ ہم نے انھیں جس آزمائش میں ڈالا، اس میں انھیں صابر پایا۔ وہ نہایت ہی اچھے بندے تھے۔ بلاشبہ وہ اللہ کی طرف کثرت سے رجوع کرنے والے تھے۔ 45 اے رسول (ﷺ)! ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو یاد کریں جنہیں ہم نے چن لیا اور انھیں رسول بنا کر بھیجا۔ یقیناً وہ اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا کی تلاش میں بڑی قوت و ہمت والے اور حق کی صحیح سوجھ بوجھ میں نمایاں تھے۔ 46 ہم نے انھیں ایک خاص بات کے ساتھ مخصوص کر کے ان پر احسان کیا اور وہ یہ تھی کہ ان کے دلوں کو آخرت کی یاد سے آباد کیا اور نیک اعمال کے ذریعے سے اس کی تیاری اور لوگوں کو اس کے لیے عمل کی دعوت دینے کی انھیں توفیق دی۔ 47 بلاشبہ ان کا شمار ہمارے نزدیک ان لوگوں میں تھا جنہیں ہم نے اپنی اطاعت اور عبادت کے لیے چن لیا اور ہم نے انھیں اپنی رسالت کی ذمہ داری اٹھانے اور اسے لوگوں تک پہنچانے کے لیے منتخب کیا۔ 48 اے نبی (ﷺ)! اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کا ذکر بھی کریں اور یسوع اور ذوالکفل علیہم السلام کو بھی یاد کریں اور اچھے انداز میں ان کی تعریف و توصیف کریں۔ وہ یقیناً اس کے اہل تھے اور یہ سب اللہ کے نزدیک چنے ہوئے اور منتخب لوگ تھے۔ 49 یہ قرآن مجید میں ان کا ذکر خیر ہے اور جو لوگ اللہ سے ڈر کر اس کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں، یقیناً ان کے لیے آخرت کے گھر میں لوٹنے کی بڑی اچھی جگہ ہے۔ 50 یہ اچھا ٹھکانہ بھینگی والی جنتیں ہیں جن میں وہ قیامت کے دن داخل ہوں گے اور ان کے دروازے ان کے استقبال میں کھلے ہوں گے۔ 51 وہ اپنے لیے سجائے گئے تکیوں پر ٹیک لگائے اپنے خادموں سے طرح طرح کے من پسند پھولوں اور قسم قسم کی پسندیدہ شراب وغیرہ کی

وَحَذُّبِيْدِكَ ضِعْفًا فَاصْرَبْ بِهٖ وَلَا تَحْتِثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا  
نَعَمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَتٰ اٰوَابَ ۝۴۴ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ  
اُولٰٓئِکَ الْاٰیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ۝۴۵ اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرٰی الدَّارِ  
وَالْاٰثِمِ عِنْدَنَا لِنِ الْبٰصِطِیْنَ الْاٰخِیَارِ ۝۴۶ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ  
اَلِیْسَعَ وَ ذَا الْکِفْلِ ۝۴۷ وَ کُلٌّ مِّنَ الْاٰخِیَارِ ۝۴۸ هٰذَا ذِکْرٌ وَاٰنَ  
لِلْمُتَّقِیْنَ لِحَسْنِ مَّآبٍ ۝۴۹ جَدَّتْ عَدْنٌ مُّفْتَحَةً لِّهٖمُ الْاَبْوَابُ ۝۵۰  
مُتَّكِبِیْنَ فِیْهَا یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِفَاكِهَةٍ کَثِیْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ۝۵۱  
وَ عِنْدَهُمْ قَصِرٰتُ الطَّرِیْقِ اَتْرَابٌ ۝۵۲ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لَیَوْمَ  
 الْحِسَابِ ۝۵۳ اِنَّ هٰذَا الرِّزْقُ مَالٌ مِّنْ تَفٰدٍ ۝۵۴ هٰذَا وَاٰنَ  
لِلظَّغِیْنِ لَشَرِّ مَّآبٍ ۝۵۵ جَهَنَّمَ یَصْلُوْنَهَا فِیْسَ الْبِهَادِ ۝۵۶ هٰذَا  
فَلِیْدُوْهُ وُقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ۝۵۷ وَاٰخِرُ مِنْ سُلٰکِهٖ اَزْوَاجٌ ۝۵۸ هٰذَا  
فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْجٰٓاَ لَهُمْ اِلَّا الْمَآءُ النَّارُ ۝۵۹ قَالُوْا  
بَلْ اَنْتُمْ لَمَرْجٰٓاَ بِكُمْ اَنْتُمْ قَدْ مَتَمُوْهُ لَنَا فِیْسَ الْقَرَارُ ۝۶۰  
قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَرِزْدُهٗ عَدَا بَا ضِعْفًا فِی النَّارِ ۝۶۱  
وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا کُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝۶۲

فرمائش کر رہے ہوں گے۔ 52 اور ان کے پاس ایسی بیویاں ہوں گی جن کی نظریں اپنے خاوندوں پر ٹکی ہوں گی، کسی دوسرے کی طرف نہیں اٹھیں گی اور وہ ان کی ہم عمر ہوں گی۔ 53 اے تقویٰ والو! یہ ہے وہ اچھا بدلہ جس کا تم سے تمہارے نیک اعمال پر وعدہ کیا گیا تھا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ 54 بلاشبہ یہ جزا اور بدلہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، ہمارا وہ رزق ہے جو ہم قیامت کے دن پرہیزگاروں کو دیں گے اور وہ دائمی ہوگا جس میں رکاوٹ آئے گی نہ وہ ختم ہوگا۔ 55 یہ مذکورہ بدلہ تو تھا پرہیزگاروں کا اور جہاں تک کفر اور نافرمانیوں کے ساتھ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والوں کا تعلق ہے تو بلاشبہ ان کا بدلہ پرہیزگاروں سے یکسر مختلف ہوگا۔ ان کے لیے نہایت برا ٹھکانہ ہوگا جس کی طرف وہ قیامت کے دن لوٹیں گے۔ 56 اور یہ بدلہ جہنم ہے جو انھیں گھیر لے گی اور وہ اس کی گرمی اور تپش چھیلیں گے۔ ان کے لیے اسی آگ سے چھوٹنا ہوگا اور نہایت برا ہے ان کا بچھونا۔ 57 یہ عذاب انتہائی کھولتے گرم پانی اور عذاب دیے جانے والے دوزخیوں کے جسموں سے بہنے والی پیسپ کا ہے۔ انھیں مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسے پیئیں۔ وہی ان کا مشروب ہوگا جو پیاس ختم نہیں کرے گا۔ 58 ان کے لیے اس سے ملتے جلتے اور کئی عذاب ہوں گے اور ان مختلف قسم کے عذابوں سے انھیں آخرت میں سزا دی جائے گی۔ 59 جب دوزخی آگ میں داخل ہو جائیں گے تو آپس میں جھگڑنے والوں کی طرح ایک دوسرے کو گالم گلوچ کریں گے اور ایک دوسرے سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے۔ بعض کہیں گے: یہ دوزخی گروہ بھی تمہارے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے والا ہے، تو وہ انھیں جواب دیں گے: انھیں خوشی نہ ہو! تم ہی ہمارے لیے اس دردناک عذاب کا سبب بنے ہو کہ تم نے ہمیں گمراہ کیا اور بھڑکایا۔ یہ ٹھہرنے کی جگہ نہایت بری جگہ ہے جو ان سب کا ٹھکانا ہوگی اور وہ ہے جہنم کی آگ۔ 60 پیروکار کہیں گے: اے ہمارے رب! جس نے ہمارے پاس ہدایت آجانے کے بعد ہمیں گمراہ کیا، اس کے حق میں جہنم کا عذاب دوگنا کر دے۔ 61 اور باغی، تکبر کرنے والے کہیں گے: کیا بات ہے کہ ہمیں جہنم میں اپنے ساتھ وہ لوگ دکھائی نہیں دیتے جنہیں ہم دنیا میں بد بخت اور لائق عذاب سمجھتے تھے۔

نوائد: مذکورہ آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت ادب سنانے کے لیے بیوی کو ہلکا مارا جا سکتا ہے، چنانچہ ایوب علیہ السلام نے بیوی کو مارنے کی قسم کھائی تو اسے پورا کیا۔

أَتَخَذُ لَهُمْ سَخِرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمْ الْأَبْصَارُ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ  
تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ وَمَنْ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ  
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ  
الْغَفَّارُ قُلْ هُوَ نَبَوُّ عَظِيمٌ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ مَا  
كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَى إِذْ يَخْتَصِمُونَ إِنَّ يَوْمِي  
إِلَى إِلَّا أَنْتُمْ أَنْ تَنْذِرُ مُبِينٌ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلِكَةِ إِنِّي  
خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ فَاذْأَسْوَيْتَهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي  
فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ فَسَجَدَ الْمَلَكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا  
إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ قَالَ يَا بَلِيسُ مَا مَنَعَكَ  
أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيدِي اسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنْ  
الْعَالِينَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ  
مِنْ طِينٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ وَإِنَّ عَلَيْكَ  
لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ  
يُبْعَثُونَ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ  
الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَا أُغْوِيَهُمْ أَجْمَعِينَ

457

73 چنانچہ تمام فرشتوں نے اپنے رب کے حکم پر عمل کیا اور سب نے انھیں تعظیمی سجدہ کیا۔ ان میں ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا ہو۔

74 مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے تکبر کیا اور اپنے رب کے حکم کے سامنے تکبر کرنے سے وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

75 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! جس آدم کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ کیا تکبر کی وجہ سے تو نے سجدہ نہیں کیا؟ یا اس سے پہلے بھی تو اپنے رب کے سامنے تکبر کرنے والا اور بڑے رتبے والا تھا؟

76 ابلیس نے کہا: میں آدم سے بہتر ہوں۔ یقیناً تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔ اس کے خیال میں آگ مٹی سے معزز و عظمیٰ تھی۔

77 اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا: تو جنت سے نکل جا، بلاشبہ تو لعنت کیا ہوا اور پھوٹا ہوا ہے۔

78 بلاشبہ تجھے یوم جزا، یعنی قیامت کے دن تک جنت سے دھنکا دیا گیا ہے۔

79 ابلیس نے کہا: (اے اللہ!) تو مجھے مہلت دے دے اور اس دن تک موت نہ دے جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

80 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلاشبہ تو مہلت والوں میں سے ہے۔

81 معلوم وقت کے دن تک جو تیری ہلاکت کے لیے مقرر ہے۔

82 ابلیس نے کہا: مجھے تیری قدرت اور قہر کی قسم! میں آدم کی ساری اولاد کو ضرور گمراہ کروں گا۔

نوائد: واضح نص (حکم) کی موجودگی میں قیاس اور اجتہاد کرنا باطل مذہب ہے۔ ابلیس کا کفر دشمنی اور تکبر کا کفر تھا۔

83 کیا ہمارا ان کا مذاق اڑانا اور غصھا کرنا غلط تھا اور وہ عذاب کے حقدار نہیں تھے، یا ہمارا ان کا مذاق اڑانا درست تھا اور وہ آگ میں داخل ہو چکے ہیں مگر ہماری نظر ان پر نہیں پڑ رہی؟

84 بلاشبہ یہ قیامت کے دن کافروں کے آپس میں جس جھگڑے کا ہم نے تمہارے لیے ذکر کیا ہے، وہ بلاشک و شبہ یقیناً برحق ہے۔

85 اے محمد (ﷺ)! اپنی قوم کے کافروں سے کہہ دیں: میں تو بس تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں کہ تمہارے کفر اور رسول کو جھٹلانے کے سبب وہ عذاب تم پر نہ آن پڑے۔

اللہ پاک کے سوا کسی ایسے معبود کا وجود ہی نہیں جو عبادت کا حقدار ہو۔ وہ اپنی عظمت، صفات اور ناموں میں یکتا ہے اور وہی ایسا قہر والا ہے جو ہر چیز پر غالب ہے، چنانچہ ہر چیز اس کی مطیع اور فرمانبردار ہے۔

86 اور وہ آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان ہر چیز کا رب ہے۔ وہ اپنی بادشاہت میں سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

87 اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: بلاشبہ یہ قرآن بہت بڑی عظیم الشان خبر ہے۔

88 تم اس عظیم الشان خبر سے منہ پھیر رہے ہو اور اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

89 اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی اور مجھے علم دیا تو آدم کی پیدائش کے متعلق فرشتوں کی بات چیت اور تکرار کا مجھے کوئی علم نہ ہوتا۔

90 بس اللہ تعالیٰ میری طرف جو وحی کرتا ہے سو کرتا ہے کیونکہ میں تمہیں کھلم کھلا اس کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔

91 یاد کریں جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں اور وہ ہے آدم (علیہ السلام)۔

92 سو جب میں اس کی نوک پلک سنوا کر ٹھیک شکل و صورت بنا لوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک لوں تو تم سب اسے سجدہ کرنا۔



إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾  
لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ  
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنَّ  
هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾  
سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ مَكِّيَّةٌ مَكِّيَّةٌ فِي ثَمَانِ آيَاتٍ وَأَرْبَعِينَ حُرُوفًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ  
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَأَعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلِلَّهِ الدِّينُ  
الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ  
إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ  
يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ  
اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا الْأَصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحٰنَهُ ۗ  
هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ  
يُكْوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكْوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ  
وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾

﴿٨٣﴾ سوائے ان کے جنہیں تو نے میرے گمراہ کرنے سے بچایا اور  
اکیلے اپنی عبادت کے لیے خاص کیا۔

﴿٨٤﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حق میری طرف سے ہے اور میں حق ہی  
کہتا ہوں، اس کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

﴿٨٥﴾ یقیناً میں ضرورتاً تجھ سے اور اولاد آدم میں سے جو کفر میں تیری  
پیروی کریں گے، ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

﴿٨٦﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں خیر  
خواہی کی جو باتیں تم تک پہنچاتا ہوں، ان کی تم سے کوئی جزا نہیں  
مانگتا اور جو حکم مجھے دیا جاتا ہے، میں اس سے زیادہ کام کر کے  
تکلف کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں۔

﴿٨٧﴾ یہ قرآن تو انسانوں اور جنوں کے ذمہ دار لوگوں کے لیے  
سراسر نصیحت ہے۔

﴿٨٨﴾ تم یقیناً اس قرآن کی خبر ضرور جان لو گے اور جلد ہی، جب تم  
مرو گے تو اس کی سچائی بھی تم پر کھل جائے گی۔

سورہ زمر کی ہے۔

**سورت کی بعض مقاصد:** توحید اور اخلاص کی دعوت اور  
شرک کی تیغ کشی۔

**تفسیر:** ﴿١﴾ یہ قرآن اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو سب پر  
غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر  
اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ یہ اس پاک ذات  
کے سوا کسی کی طرف سے نہیں اتارا گیا۔

﴿٢﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے یہ قرآن آپ کی طرف  
اتارا ہے جو حق پر مشتمل ہے، اس لیے اس کی تمام خبریں سچی اور  
تمام احکام عدل پر مبنی ہیں، لہذا آپ اللہ کو یکتا مان کر اور شرک کی  
ملاوٹ سے توحید کو اس کے لیے خاص کرتے ہوئے اس کی  
عبادت کریں۔

﴿٣﴾ آگاہ رہو! شرک سے پاک دین اللہ ہی کے لیے ہے اور جن  
لوگوں نے اللہ کے سوا بتوں اور طاغوتوں کو کاسما بنا رکھا ہے، وہ  
اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی عبادت کو جائز

ظہرانے کے لیے یہ عذر پیش کرتے ہیں: ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ مرتبے میں ہمیں اللہ کے قریب کر دیں، ہماری ضرورتیں اس کے سامنے رکھیں اور اس کے حضور ہماری  
شفاعت کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن موحد بندوں اور کافروں مشرکوں کے درمیان قیامت کے دن توحید کے ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس  
شخص کو راجح کی توفیق نہیں دیتا جو اللہ کے شریک بنا کر اس پر جھوٹ بولنے والا اور اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے انعامات کی بہت زیادہ ناقدری کرنے والا ہو۔

﴿٤﴾ اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اولاد ہی بنانے کا ہوتا تو وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا اور اسے اولاد کا درجہ دے دیتا۔ اللہ تعالیٰ پاک اور بری ہے اس سے جو یہ مشرک کہتے ہیں۔ وہ اپنی  
ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے۔ ان میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ اپنی تمام مخلوقات پر مکمل طور پر غالب ہے۔

﴿٥﴾ اس نے آسمانوں اور زمین کو کامل حکمت سے پیدا کیا۔ انھیں بیکار نہیں بنا یا جیسے ظالم کہتے ہیں۔ وہ رات کو دن پر داخل کرتا ہے اور دن کو رات پر، پھر جب ان میں سے ایک آتا ہے تو دوسرا  
غائب ہو جاتا ہے۔ اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مقرر وقت تک چل رہا ہے اور وہ مدت اس زندگی کا خاتمہ ہے۔ آگاہ رہو! وہ پاک رب سب پر ایسا غالب  
ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

**نوائف:** ﴿١﴾ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے جنہیں اپنی عبادت کے لیے چن لیا ہے، شیطان کا زور ان پر نہیں چلتا۔ ﴿٢﴾ اللہ کی طرف دعوت دینے والا، اسی سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہے، وہ لوگوں  
کو حق کی طرف بلانے کی اجرت کا مطالبہ لوگوں سے کبھی نہیں کرتا۔

﴿٣﴾ تکلف کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

﴿٤﴾ اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلے کی کچھ جائز صورتیں درج ذیل ہیں: 1۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا وسیلہ۔ 2۔ ایمان کا وسیلہ۔ 3۔ نیک اعمال کو بطور وسیلہ پیش کرنا۔

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلْ مِنْهَا زَوْجَهَا وَانزَلَ لَكُمْ  
 مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَنِيَّةً أَزْوَاجًا يُخَلِّقُكُمْ فِي بَطُونٍ مُمَهِّتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ  
 بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلْمٍ ثَلَاثٌ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 هُوَ فَاتَى تُصَرِّفُونَ ۚ إِنَّ تَقَرُّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَنَىٰ عَنْكُمْ قَوْلًا  
 يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ  
 وِزْرَ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ إِنَّهُ  
 عَلِيمٌ بِّذَاتِ الصُّدُورِ ۚ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ عَارِبٌ  
 مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ  
 مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعْ  
 بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۗ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۗ أَمَّنْ هُوَ قَائِمٌ  
 أَنْتَ الْبَيْتِ سَاجِدًا وَقَالِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ  
 قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا  
 يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۗ قُلْ لِيُعْبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا  
 رَبَّكُمُ الَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَأَرْضُ اللَّهِ  
 وَاسِعَةٌ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۗ

۶ اے لوگو! تمہارے رب نے تمہیں ایک جان آدم سے پیدا کیا ہے، پھر آدم (علیہ السلام) سے ان کی بیوی حوا کو پیدا کیا۔ اس نے تمہارے لیے اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی آٹھ قسمیں پیدا کیں، اس طرح کہ ہر جنس سے نر اور مادہ بنائے۔ وہ پاک رب تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدائش کے مختلف مرحلوں سے گزار کر پیٹ، رحم مادر اور جھلی کے تین اندھیروں میں پیدا کرتا ہے۔ یہ جو سب کچھ پیدا کرتا ہے، وہ اللہ تمہارا رب ہے۔ اسی اکیلے کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم اس کی عبادت سے، ان کی عبادت کی طرف کیسے پھیرے جاتے ہو جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں؟

۷ اے لوگو! اگر تم اپنے رب کے ساتھ کفر کرو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے اور تمہارا کفر اسے نقصان نہیں دے گا۔ تمہارے کفر کا نقصان تمہیں کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس کے ساتھ کفر کریں اور نہ وہ کفر کرنے کا انہیں حکم دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور برائی کا حکم نہیں دیتا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو اور اس پر ایمان لاؤ تو وہ تمہارے شکر پر راضی ہوگا اور اس پر تمہیں بدلہ دے گا۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے گناہ نہیں اٹھائے گا بلکہ ہر شخص اپنے کیے کے بدلے گروا ہے، پھر قیامت کے دن تمہیں تمہارے اکیلے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں تمہارے ان اعمال کی خبر دے گا جو تم دنیا میں کرتے رہے اور تمہارے ان اعمال کا تمہیں پورا پورا بدلہ دے گا۔ بلاشبہ وہ پاک رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کے بندوں کے دلوں میں ہے۔ ان کے دلوں کی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

۸ جب کافر کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، جیسے بیماری، مال ضائع ہونا اور غرق ہونے کا خوف تو وہ صرف اپنے پاک رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس سے اس تکلیف کو دور کر دے جو اسے لاحق ہوئی ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت عطا کر دے کہ اس سے وہ تکلیف دور کر دے جو

اسے پہنچی تھی تو وہ اس اللہ کو چھوڑ دیتا ہے جس کے حضور وہ پہلے گڑا تھا اور اللہ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتا ہے تاکہ وہ دوسروں کو بھی اللہ کی اس راہ سے بھٹکائے جو اس تک پہنچانے والی ہے۔ اے رسول (ﷺ)! جس کا یہ حال ہو اس سے کہہ دیں: اپنی بقیہ زندگی میں اپنے کفر سے فائدہ اٹھا اور وہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ بلاشبہ تو ان آگ والوں میں سے ہوگا جو قیامت کے دن ہمیشہ اس آگ کے ساتھ چھٹے رہیں گے جیسے دوست اپنے دوست کے ساتھ رہتا ہے۔

۹ بھلا جو شخص اللہ کا مطیع و فرمانبردار ہو، رات کے اوقات اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کی حالت میں گزارتا ہو، آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، وہ بہتر ہے یا وہ کافر جو مصیبت آنے پر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور آسانی میں اس کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: جو لوگ اللہ کی معرفت کے سبب اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے فرض کیے ہوئے احکام جانتے ہیں اور جو لوگ اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے، کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں؟ صرف عقل سلیم رکھنے والے ہی ان دونوں گروہوں کا فرق جانتے ہیں۔

۱۰ اے رسول (ﷺ)! میرے ان بندوں سے کہہ دیں جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے: اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کردہ کاموں سے رک کر اس سے ڈرو۔ تم میں سے جن لوگوں نے دنیا میں نیک عمل کیے، ان کے لیے دنیا میں نصرت، کامیابی، صحت اور مال کی صورت میں آخرت میں جنت کی صورت میں اچھائی ہے۔ اللہ کی زمین وسیع ہے، لہذا اس میں ہجرت کر جاؤ حتیٰ کہ تمہیں کوئی ایسی جگہ مل جائے جس میں تم اللہ کی عبادت کرو اور تمہیں کوئی رکاوٹ روک نہ سکے۔ صبر کرنے والوں ہی کو قیامت کے دن بغیر حساب کتاب کے بے شمار اجر دیا جائے گا کیونکہ وہ بہت زیادہ بھی ہوگا اور کئی طرح کا ہوگا۔

نوائے اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں انسان کا خیال رکھتا اور حفاظت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ”الغنی“ (بے نیازی) اور ”الروضی“ (خوشنودی) ثابت ہے۔ کافر کا پریشانی اور مصیبت میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور آسانی میں اسے بھلا دینا، اس کے پاگل پن اور بے چینی کی دلیل ہے۔ خوف اور امید دونوں اہل ایمان کی صفات میں سے ہیں۔

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۗ وَأُمِرْتُ لِأَنْ  
 أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۗ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ  
 يَوْمٍ عَظِيمٍ ۗ قُلْ اللَّهُ أَعْبُدْ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ۗ فَاَعْبُدُوا مَا  
 شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَ  
 أَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۗ أَلَمْ يَكُنْ مِنْ  
 قَوْمِهِمْ طَلٌّ مِنَ النَّارِ وَمَنْ تَحْتَهُمْ طُلٌّ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ  
 عِبَادَةَ يُعْبَادُونَ فَاتَّقُوا ۗ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ  
 يَّعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۗ الَّذِينَ  
 يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ  
 وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۗ أَمْ مَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ  
 فَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۗ لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذْ أُمِرُوا أَنْ  
 يَكْفُرُوا عَرَفُوا أَنَّ هُوَ حَقٌّ وَمِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعَدَّ اللَّهُ لَا يُخْلِفُ  
 اللَّهُ الْمِيثَاقَ ۗ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ  
 فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيَجُ قَتْرَهُ مُصْفًّراً  
 ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرًا لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ

460

2  
12  
16

۱۱) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں عبادت کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اس اکیلی کی عبادت کروں۔

۱۲) اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس امت میں سے اس کا پہلا مسلمان اور فرمانبردار بن جاؤں۔

۱۳) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر میں نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کی اطاعت نہ کی تو مجھے بہت بڑے دن، یعنی قیامت کے عذاب کا ڈر ہے۔

۱۴) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میں تو عبادت اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اس اکیلی کی عبادت کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہیں کرتا۔

۱۵) اے مشرکوں! تم اس کے سوا جن بتوں کی چاہو عبادت کرو (یہ حکم بطور دھمکی ہے)۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: حقیقت میں خسارہ پانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو نقصان میں ڈال دیا اور وہ ان کے اکیلی جنت میں چلے جانے کی وجہ سے ان کے ساتھ نہ مل سکے یا انہیں بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے گئے تو وہ آپس میں کبھی نہیں ملیں گے۔ یاد رکھو کہ یہی درحقیقت کھلم کھلا نقصان ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

۱۶) ان کے لیے ان کے اوپر سے بھی دھواں، شعلے اور گرمی ہوگی اور ان کے نیچے سے بھی دھواں، آگ کے شعلے اور گرمی ہوگی۔ یہی مذکورہ بالا عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! میرے حکم مان کر اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر مجھ سے ڈرو۔

جب اللہ نے مجرموں کے حالات بیان کیے تو ساتھ ہی اپنے نیک بندوں کے احوال بھی ذکر کر دیے، چنانچہ فرمایا:

۱۷) جن لوگوں نے بتوں اور اللہ کے سوا پوجی جانے والی ہر چیز کی عبادت سے کنارہ کیا اور توبہ کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کیا، ان کے لیے موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے دن

جنت کی بشارت ہے، لہذا اے رسول (ﷺ)! میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیں۔

۱۸) جو بات کان لگا کر سنتے ہیں اور اس میں سے اچھے برے کی تمیز کرتے ہیں، پھر اس اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں جس میں نفع ہو۔ یہی ان صفات کے حامل لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق بخشی اور یہی لوگ صحیح عقل والے ہیں۔

۱۹) جس کے اپنے کفر اور گمراہی پر اڑے رہنے کی وجہ سے اس پر عذاب کی بات پکی ہوگئی، اے رسول (ﷺ)! آپ کے لیے اس کی ہدایت اور توفیق کی کوئی راہ نہیں، پھر اے رسول (ﷺ)! جہاں جس کے اوصاف اور کثرت ایسے ہوں، آپ اسے آگ سے بچا سکتے ہیں؟

۲۰) لیکن جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا کہ اس کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچے رہے تو ان کے لیے عالیشان بالاخانے ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں، جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کا پختہ وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

۲۱) بلاشبہ مشاہدے کے ذریعے سے جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا، پھر اسے چشموں اور ندیوں میں داخل کیا، پھر اس پانی کے ساتھ مختلف رنگوں کی کھیتیاں نکالیں، پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے تو اسے مشاہدہ کرنے والے! تم دیکھتے ہو کہ اس کارنگ زرد ہو گیا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ سرسبز و شاداب تھی، پھر اس کے خشک ہونے کے بعد وہ اسے ریزہ ریزہ اور چورا چورا کر دیتا ہے۔ بلاشبہ ان مذکورہ مراحل میں زندہ دل لوگوں کے لیے یقیناً نصیحت ہے۔

**فوائد:** عبادت کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ وہ خالص اللہ کے لیے ہو۔

گناہ اور نافرمانیاں اللہ کے عذاب اور اس کے تہر و غضب کا باعث بنتی ہیں۔

ایمان کی طرف ہدایت کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ میں نہیں۔

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ  
 لِلْقَسِيَّةِ قُلُوبِهِمْ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾ اللَّهُ  
 نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ  
 الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ  
 اللَّهِ ذَٰلِكَ هُدَىٰ اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ وَمَن يُضِلِلِ اللَّهُ  
 فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٤﴾ أَفَمَنْ يَتَّبِعِي يَوجِهُهُ سُوءَ الْعَذَابِ يُومَرُ  
 الْقِيَمَةَ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٥﴾ كَذَّبَ  
 الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَآتَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾  
 فَآذَاهُمْ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْعَذَابِ الْآخِرَةِ  
 أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا  
 الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ  
 ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ  
 شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا  
 الْحَدِيدِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مِثٌ وَإِنَّهُمْ  
 مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

﴿23﴾ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھولا اور وہ اس کی راہ پر چل پڑا جبکہ وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر ہے تو کیا بھلا وہ اس شخص کی طرح ہے جس کا دل اللہ کے ذکر سے دور اور سخت ہے؟ وہ دونوں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ ہدایت پانے والوں کے لیے نجات ہے اور جن کے دل اللہ کے ذکر سے دور اور سخت ہو گئے، ان کے لیے نقصان اور خسارہ ہے۔ یہی لوگ حق سے دور کھلی گمراہی میں ہیں۔

﴿24﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ پر قرآن نازل کیا جو سب سے اچھا کلام ہے۔ اس نے اسے ملتا جلتا اتارا ہے کہ سچائی، حسن کلام، موافقت اور عدم اختلاف میں اس کے سارے حصے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اس میں کئی واقعات اور احکام ہیں، نیز وعدے، وعید، اہل حق کی خوبیاں اور اہل باطل کے اوصاف وغیرہ موجود ہیں۔ اس میں موجود وعید اور دھمکیوں کو اپنے رب سے ڈرنے والے لوگ جب سنتے ہیں تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اس میں موجود امید دلانے والی باتیں اور خوشخبریاں سنتے ہیں تو ان کے جسم اور دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں مذکور یہ امور اور اس کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ جس کی چاہے راہنمائی کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ رسوا کر دے اور ہدایت کی توفیق نہ دے تو اس کے لیے کوئی ایسا بادی نہیں جو اسے ہدایت دے۔

﴿25﴾ یہ شخص جسے اللہ ہدایت دے اور دنیا میں اسے توفیق بخشنے اور آخرت میں اسے جنت میں داخل کر دے اور وہ جو کافر ہو، اپنے کفر پر مرے اور ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر اللہ سے آگ میں داخل کرے، نیز آگ سے بچاؤ کے لیے بطور ڈھال اس کے اوندھے منہ کے سوا اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: جو کفر اور گناہ تم کیا کرتے تھے، ان کا مزہ چکھو۔ یہی تمہاری سزا ہے۔

﴿26﴾ ان امتوں نے بھی جھٹلایا جو ان مشرکوں سے پہلے تھیں تو ان کے پاس عذاب اس طرح اچانک آیا کہ انہیں احساس تک نہ ہوا کہ وہ توبہ کر کے اس کی تیاری کرتے۔

﴿27﴾ سوا اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کے ساتھ انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی اور عار کا مزہ چکھا یا اور بلاشبہ آخرت کا عذاب جو ان کا انتظار کر رہا ہے، وہ زیادہ بڑا اور سخت ہے۔ کاش یہ لوگ جان لیتے۔ ﴿28﴾ یقیناً ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیے جانے والے اس قرآن میں لوگوں کے لیے خیر و شر، حق و باطل اور ایمان و کفر وغیرہ کی کئی طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ ہماری ان بیان کی ہوئی مثالوں سے عبرت حاصل کریں اور حق پر عمل کریں اور باطل کو چھوڑ دیں۔

﴿29﴾ ہم نے اسے عربی زبان میں قرآن بنایا ہے جس میں کوئی ٹیڑھ پن، انحراف اور شک و شبہ نہیں ہے تاکہ لوگ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈریں۔ ﴿30﴾ اللہ تعالیٰ نے مشرک اور موحد کی مثال بیان کی ہے کہ ایک ایسا آدمی ہے جو دو آپس میں جھگڑنے والے لوگوں کا غلام ہے۔ اگر وہ ایک کو راضی کرے تو دوسرا ناراض ہو جاتا ہے، یوں وہ آدمی پریشانی اور بے چینی میں مبتلا ہوتا ہے اور ایک دوسرا آدمی ہے جو صرف ایک ہی کا غلام ہے۔ وہ کیلا اس کا مالک ہے اور وہ غلام اپنے آقا کی بات سمجھتا ہے اور وہ اطمینان اور سکون میں ہے۔ یہ دونوں آدمی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے مگر ان کی اکثریت نہیں جانتی، اس لیے وہ اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرتے ہیں۔

﴿31﴾ اے رسول ﷺ! بلاشبہ آپ کو فوت ہونا ہے اور یقیناً یہ سب بھی ہر صورت مرنے والے ہیں۔

﴿32﴾ پھر تم سب! قیامت کے روز اپنے رب کے سامنے ان معاملات میں جھگڑو گے جن میں تم ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہو، پھر حق والا اور باطل والا واضح ہو جائے گا۔

**خُواتم:** ایمان اور تقویٰ والے لوگ وہ ہیں جو خشوع و عاجزی سے قرآن سنتے ہیں اور نافرمان اور نامرادہ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کو جھٹلانے کی وجہ سے دنیا یا آخرت یا پھر دنیا اور آخرت دونوں میں عذاب نازل ہوتا ہے۔

قرآن مجید نے کچھ بھی نہیں چھوڑا، اس نے دنیا و آخرت کا ہر معاملہ مختصر طور پر یا تفصیلاً واضح کر دیا ہے اور اس کی مثالیں بیان کی ہیں۔